



THE ALFAZL QADIAN

الفضل

فی پرچار
قادیان

پیشین
سالانہ
جمعہ
۲۵
دسمبر
۱۹۲۶

جماعت احمدیہ کا آگے حصہ (۱۳۲۵ھ میں) حضرت سید محمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ وہ ہجرت کے بعد اپنی ادارت میں جاری کیا گیا۔

نمبر ۵ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۶ء | یوم شنبہ | مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

سالانہ جلسہ کی تاریخیں

المستجیب

خدا کے فضل و کرم کے ماتحت سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر بروز سوموار، منگل، بدھ ہوگا۔ احباب ان تاریخوں اور دنوں کو یاد رکھیں۔ اور ۲۵ کو قادیان پہنچ جائیں۔ تاکہ پہلے دن سے جلسہ میں شمولیت اختیار کر سکیں۔

مستورات کا جلسہ بھی انہی تاریخوں میں علیحدہ ہوگا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ وہ کے علاوہ سلسلہ کے دیگر اصحاب اور خواتین تقریریں کریں گی۔ خواتین کو اس میں شریک ہونے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیے۔

گذشتہ پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ وہ کی صحت کے متعلق جو اطلاع شائع کی گئی ہے۔ وہ درست نہ تھی۔ ۱۲ دسمبر حضور کو ۱۰۲ اور ۱۰۳ کے درمیان بخار رہا اور ۱۳ دسمبر کو سوا اور ایک سوا ایک کے درمیان۔
الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ وہ نے بخار خدا کے فضل سے ۱۵ دسمبر کو ٹوٹ گیا۔ لیکن ابھی تک طبیعت صحت نہیں ہوئی۔ اور کزوری بہت ہے۔ کھانا ہونے سے بکراتے ہیں۔ حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا قادیان تشریف لے آئی ہیں۔ شیخ یوسف علی صاحب پرائیویٹ سکریٹری حضرت خلیفۃ المسیح کو خدا تعالیٰ نے تیسرا رزق عطا کیا۔ خدا مبارک کرے۔
سال نمونہ ایکٹ کمیٹی قادیان کا پہلا اجلاس زیر صدارت تعیندار صاحب بٹا ۱۲ دسمبر ہوا۔ جس میں مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے پریزیڈنٹ اور مرزا گل محمد صاحب وائس پریزیڈنٹ کا انتخاب عمل میں آیا۔ ڈاکٹر گورنمنٹ صاحب کو نامزد ممبر بنا یا گیا۔

ایک قابل قدر خاتون کا انتقال

خوات و احباب کو افضل کے ذریعہ یہ اطلاع ملی تھی کہ ۱۰ دسمبر کی صبح کو ایدہ صاحبہ جو مدنی فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے فوٹو گراپے مانگ جیتی تھیں کے پاس پہنچ گئیں۔ مرحومہ جماعت کی خاص خواتین میں سے تھیں۔ اور لجنہ امان اللہ قادیان کے کام میں بہت دلچسپی لیتی تھیں۔ انہیں احمدی دستور کی اصلاح و ترقی کا خاص خیال رہتا تھا۔ چنانچہ مرحومہ نے اپنے گھر میں درس تدریس کا سلسلہ جاری کر رکھا تھا۔ اور بہت سی خواتین اور لڑکیوں نے ان سے فائدہ اٹھایا۔ مرحومہ اپنی عادات و اطوار میں نہایت سادہ اور ہر قسم کے تکلفات سے پاک تھیں۔ اور دوسروں کو بھی یہی تلقین کرتی رہتی تھیں۔ کہ انسان کو اس دنیا میں نہایت سادہ پر زندگی گزارنی چاہیے شروع شروع میں جب مدرسہ خواتین جاری ہوا۔ تو مرحومہ کے علمی شوق نے انہیں اس میں داخل ہونے کی ترغیب دی چنانچہ کچھ عرصہ تک وہ اس مدرسہ میں تعلیم پاتی رہیں۔ لیکن بعد میں کچھ تو سخت کی خرابی کی وجہ سے اور کچھ خانگی ذمہ داریوں کی وجہ سے یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ اور مرحومہ نے اپنی جگہ اپنی لڑکی عزیزہ آمنہ بیگم کو مدرسہ میں داخل کرادیا۔

مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی لڑکی تھیں۔ اور حضرت خلیفہ اول کو ان کے ساتھ بہت محبت تھی۔ حضرت خلیفہ اول نے اپنی خواہش سے چوہدری فتح محمد صاحب کے ساتھ ان کی شادی کرائی تھی۔ انتہ الحفیظہ بیگم جن کے رضامین اکثر الفضل میں لکھے رہتے ہیں۔ مرحومہ کی چھوٹی بہن ہیں۔ مجھ سے بھی مرحومہ کو خاص تعلق تھا۔ کیونکہ وہ میری رضامنی بہن تھیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ مرحومہ کی بہت سی خوبیوں کی وجہ سے مرحومہ کی وفات جماعت کے لئے اور خصوصاً قادیان کی احمدی خواتین کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ اور بی نظیرات تعلیم و تربیت کی طرف سے مرحومہ کے معزز اور قابل قدر شوہر برادر چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے اور مرحومہ کے والد صاحب مفتی فضل الرحمن صاحب اور مرحومہ کے دیگر رشتہ داروں کے ساتھ ملی سمدردی کا اظہار کرنا ہوا دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور مرحومہ کی اولاد کو اس رستے پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ جس کے شوق و محبت کی دنی خواہش تھی۔ کہ وہ اس پر چلیں۔ اور جو صدق و اخلاص کا رستہ ہے۔ اللهم آمین +

مرزا بشیر احمد۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

جلسہ سالانہ کی تقریر پر حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات

سے ملاقات

جلسہ سالانہ پر چونکہ ہر ایک جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنی ہوتی ہے۔ اور بہت تنگ ہوتا ہے۔ اس لئے احباب کی خدمت میں تاکید اگلا رہا ہے۔ کہ وہ قادیان پہنچنے ہی اس وقت کے منتظرین سے ملاقات کی درخواست فارم حاصل کر کے جلد سے جلد اس کی خانہ پوری فرما کر دفتر پرائیویٹ سکریٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں پہنچادیں۔ تا ملاقات کے اوقات کی تقسیم باسانی ہو سکے۔ والسلام خاکسار۔ یوسف علی۔ بی۔ اے پرائیویٹ سکریٹری۔

احباب کے دو ضروری باتیں

- ۱۔ سالانہ جلسہ کے پوسٹر گھنٹوں کے لئے احباب خط و کتابت کرنے کا امدان سے تمہیت و ممول کرنے کا وقت نہ تھا۔ لہذا بلا دریافت ملک کے ہر حصہ میں جس قدر مناسب سمجھا گیا پوسٹر بڈزیو ڈاک روانہ کر دئے گئے۔ پس جن جن دوستوں اور جماعتوں میں پوسٹر پہنچے ہیں۔ وہ از خود ہی اس خرچ میں حصہ لینے کے لئے عرصہ۔ عا اور سے روپیہ تک بھیج کر عند اللہ ناجو ہوں۔ بذریعہ سنی آرڈریٹ کے بھیجیں۔
- ۲۔ کام کی جلدی اور بعض تفکرات کی وجہ سے پوسٹر میں دن غلطی سے اتوار۔ پیر۔ منگل چھپ گئے ہیں۔ اکثر حصہ میں تو فلم سے درست کر کے روانہ کئے گئے ہیں۔ لیکن بعض جگہ لیزر درست کر کے روانہ ہوئے ہیں۔ احباب خود ان کو پیر۔ منگل۔ پدھ لکھ کر درست کریں۔ حکیم محمد حسین قریشی بڈزیو محلہ کابل۔ لاہور۔

ایڈیٹر صاحب زلمہ پر مقدمہ

یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جاتی ہے۔ کہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب ایڈیٹر روزانہ اخبار زلمہ، بی۔ پی۔ ریزرو فو ۱۵۳۳۔ الف مقدمہ چلایا گیا ہے۔ عازنوں کی تشکیل ہو چکی ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب ضمانت پر رہا ہیں۔ احباب ان کی باعزت بریت کے لئے دعا کریں۔

جناب مفتی محمد صفاق صاحب لکچرنگ پور

حضرت مفتی صاحب۔ بہترین لکچرنگ پور۔ سیشن پور قادیان کے لئے جناب ڈاکٹر غیبی الرحمن صاحب۔ لکچرنگ پور سیشن صاحب جانندھری ناکسار اور مسلم طلباء کارنامہ سیکل کالج موجود تھے۔ طلباء سے حضرت مفتی صاحب کا تعارف کرایا گیا۔

شام کو ۶ بجے ٹاؤن ہال میں جناب مرزا شگفتہ بخت صاحب بی۔ اے۔ بی۔ سی۔ ایس۔ سینئر ماسٹریٹ زنگپور کی زیر صدارت جناب مفتی صاحب نے پیغام اسلام پر نہایت ہی فصیح اور بلیغ تقریر فرمائی۔ اور مسلمان بہت خوش ہوئے۔

۶۔ دسمبر کو مسلم طلباء کالج کی خواہش پر آپ کے کالج ہال میں جناب ڈاکٹر ڈی۔ این ملک بی۔ اے۔ ایس۔ سی۔ ایف آر۔ ایس۔ ایف پرنسپل کارنامہ سیکل کالج کے زیر صدارت اپنے تجربات امریکہ بیان فرمائے۔ طلباء دیر و فیس نہایت متعلقہ ہوئے۔ لکچرنگ پور کے بعد مسلم طلباء نے حضرت مفتی صاحب کو بی۔ پی۔ ڈی۔

شام کو ٹاؤن ہال میں جناب پرنسپل موصوف کے زیر صدارت حضرت مفتی صاحب کا تیسرا لکچرنگ پور

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا۔ کہ ہندوستان مذہب کا وطن ہے۔ اور حضرت احمد کے ذریعہ یہ فخر ہندوستان کو ہی نصیب ہوا۔ کہ وہ روحانیت میں دنیا کی راہنمائی کرے صدر صاحب نے فرمایا۔ میرا ایمان اور یقین ہے۔ کہ اسلام آسمانی اور روحانی مذہب ہے۔ میرے ایک غیر احمدی وکیل دوست نے کہا۔ کہ ایسی اگر ایک درجن ہستیاں پیدا ہو جائیں۔ تو دنیا کی کاپی لٹ دیں۔ کاشش کہ دنیا سمجھے۔ کہ حضرت مسیح موعود ایسی ہی روحانی ہستیاں پیدا کرنے کیلئے مبعوث ہوئے اور ایک پاک جماعت اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں مبارک ہیں وہ جو مسیح کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر اسلام کی خدمت کی توفیق پاتے ہیں۔

شمس الدین احمدی۔ چکاراوی تاجر۔ حال زنگپور

مشین سیویاں

ایم۔ عبدالرشید اینڈ سنز جن کاشین سیویاں کا اشتہار افضل میں شائع ہو رہا ہے۔ ان کی تیار کردہ مشینیں بکھی ہے۔ ظاہری شکل و بناوٹ میں بہت خوبصورت ہے۔ امید ہے سیویاں نکالنے میں عمدہ ہوگی۔ پہلی دو مشینوں کو اس سے کچھ نسبت نہیں

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۶ء

جلسہ سالانہ ۱۹۲۶ء

از جناب میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت

جیسا کہ تمام احباب کو معلوم ہے۔ حضرت سید محمد علیہ السلام کے مقرر کردہ جلسہ کی تاریخیں بالکل قریب آگئی ہیں۔ اور خدا چاہے۔ تو مقررہ تاریخوں پر مردوں اور عورتوں کا الگ الگ جلسہ اپنی پوری شان و شوکت سے منعقد ہوگا۔ **ذوالحجۃ ما تر حجتا ہوت اللہ العزیز** اس جلسہ کے اخراجات کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارشادات اور ناظر صاحب بیت المال کی تقریرات متواتر تمام احباب تک پہنچ چکی ہیں۔ جن کی تعمیل ہرگز نہیں اور ہر احمدی کافر ہے۔ اور مجھے قوی امید ہے۔ کہ وہ اپنا فرض ادا کر چکے ہوں گے۔ یا کر رہے ہوں گے۔ اس لئے اخراجات کے متعلق بحیثیت ناظر ضیافت مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن بعض اور امور احباب کے گوش گزار کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جو درج ذیل ہیں۔

(۱) اس دفعہ ناظر ضیافت کے ماتحت جلسہ کے انتظام کے لئے ذوناظم ہوں گے۔ ایک اندرون قصبہ اور دوسرا بیرون قصبہ کے لئے۔ اندرون شہر کے ناظم جناب مولوی سرور شاہ صاحب ہوں گے۔ اور بیرون قصبہ کے لئے جناب صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ ان ہر دو ناظموں کے ماتحت باقی تمام منتظمین ہوں گے۔ اگر کسی صاحب کو ایام جلسہ میں کسی قسم کی شکایت ہو۔ تو وہ اپنے حلقہ کے ناظم صاحب سے کہہ کر اس کی تلافی کر داسکتے ہیں کیونکہ ہر دو ناظم صاحبان اپنے اپنے حلقہ میں ہر قسم کے انتظام کے ذمہ دار ہیں۔ ہر دو دست کو ان ہر دو ناظموں کے نام نوٹ کر لینے چاہئیں۔

(۲) چونکہ جلسہ موسم سرما کے شدید ترین دنوں میں ہوتا ہے اور قادیان میں پنجاب کے اکثر اضلاع سے زیادہ سردی

پڑتی ہے۔ اس لئے تمام آنے والے دوست کافی بستر اور گرم پارچات ہمراہ لائیں۔

(۳) امرتسر اور جالندہ کے درمیان موٹروں کے حادثات دن بدن زیادہ ہو رہے ہیں۔ اس لئے کوئی دوست امرتسر اور جالندہ کے درمیان موٹر کے ذریعہ سفر نہ کریں۔ ہماری طرف سے یہی مشورہ ہے۔ کہ جالندہ تک ریل کے ذریعہ سفر کیا جائے۔

(۴) حسب دستور سابقہ ایک دو دوست امرتسر کے اسٹیشن پر مہمانوں کو سہولت ہم پہنچانے کیلئے موجود ہوں گے۔ اور جالندہ پر تو استقبال کا مکمل انتظام ہوگا۔ تمام احباب سے التماس ہے۔ کہ وہ ہمارے مقرر کردہ منتظمین کی ہدایات کے ماتحت جالندہ میں قیام اور جالندہ سے روانگی فرمائیں۔ اور اگر اس پابندی سے کچھ تکلیف بھی اُن کو ہو۔ تو انتظام کو درست رکھنے کے لئے وہ گوارا فرمائیں۔

(۵) اس دفعہ بھی جالندہ سے قادیان تک سامان لے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ پیدل آنے والے احباب اپنا سامان منتظمین کے حوالے کر کے رسید لیکر قادیان پیدل آجائیں اور رسید دکھا کر اپنے حلقہ کے منتظم مکانات سے اپنا سامان وصول کر لیں۔

(۶) چونکہ موسم نہایت سرد ہے۔ اس لئے پیدل آنے والے احباب کے لئے ان ایام میں موٹر۔ ٹرے۔ ڈوال اور دیوانی وال کے تکیے پر رات کو تاپنے کے لئے آگ جلاتے کا انتظام کیا جائے گا۔

(۷) قادیان میں مکانات کی قلت ہے۔ اور ایام جلسہ میں فارسی کے مشہور مقولہ **جائے تنگ است و درمان بسیار** کا نظارہ نظر آیا کرتا ہے۔ اس لئے دوست حتی الوسع اس تکلیف کو برداشت کر لیں۔ کہ وہ خود مردوں کے ساتھ اپنی اپنی جماعتوں میں ٹھہریں۔ اور ان کی مستورات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دار میں قیام کریں۔ جہاں خود خاندان نبوت کی خواتین ان کی همان نوازی اپنے ذمہ لیتی ہیں۔ نال ہر قاعدہ میں استثناء ہوتا ہے بعض احباب کے لئے بعض صورتوں میں الگ مکان بھی دیا جاسکتا ہے جو اصحاب باوجود بیری اس تفسیر کی گدازش کے بھی الگ مکان لینا ضروری سمجھتے ہوں۔ وہ بواپسی ڈاک اطلاع دیں۔ اگر ہم انتظام کر سکیں گے۔ تو ان کو اطلاع دیدی جائے گی ورنہ افسوس سے انکار لکھ دیا جائے گا۔ لیکن جس صاحب کو کوئی اطلاع نہ ملے۔ وہ یہی سمجھیں۔ کہ مکان کا انتظام نہیں ہو سکا۔ اور ہم کو معذور سمجھ کر معاف فرمائیں۔

(۸) همان چونکہ ہندوستان کے عرف عام کی وجہ سے

اپنی جائز شکایت کے ظاہر کرنے میں جھجکتا ہے۔ اور میزبان عالم الغیب نہیں ہوتا۔ اس لئے همان کو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے اس مضمون کے پڑھتے ہی ہر جماعت کے امیر یا سکریٹری مجھے ایک کارڈ کے ذریعہ اطلاع دیں۔ کہ ان کی جماعت میں سے کون صاحب ان کے نمائندہ ہوں گے۔ تاکہ ایام جلسہ میں ہمارے منتظمین اور همان نواز نمائندہ سے مکران کی جماعت کے آرام و آسائش کا انتظام کریں۔ اس انتظام سے همان اپنے نمائندہ کے سامنے بغیر جھجک کے اپنی جائز شکایات پیش کر سکے گا۔ اور اس نمائندہ کے ذریعہ ہمارے منتظمین کو علم ہونے کی صورت میں شکایات کا سدباب ہو سکیگا۔ انشاء اللہ میں امید کرتا ہوں۔ کہ بلا استثنا ہر جماعت بواپسی ڈاک مجھے اپنی جماعت نمائندہ کے نام سے مطلع فرمائے گی۔

بیری یہ بھی تجویز ہے۔ کہ ایام جلسہ میں کسی رات بوقت فرصت تمام نمائندگان اور منتظمین کی ایک میٹنگ منعقد کر کے جلسہ کے انتظام کے متعلق تمام شکایات اور اصلاح طلب امور پر غور کر کے آئندہ کے لئے مختلف تجاویز مرتب کی جائیں۔ جو جماعت اپنے نمائندہ کے نام سے ہم کو مطلع نہ کرے گی۔ اصولاً اس کے افراد کو حق نہ ہونا چاہیے۔ کہ وہ کسی جائز شکایت کے بھی شاکہ ہوں۔

(۹) جو جماعتیں گذشتہ سال باہر ٹھہری تھیں۔ وہ اس دفعہ بھی باہر ہی ٹھہریں گی۔ اور جن کا گذشتہ سال اندرون قصبہ میں قیام تھا۔ وہ اس سال بھی اندرون ہی قیام پذیر ہوں گی۔

(۱۰) اس دفعہ تمام احباب حضرت حفیظہ امیرہ ثانیہ اید اللہ کے ارشاد و گدازش کے ماتحت اپنے غیر احمدی دوستوں اور واقفوں کو ہمراہ لائیں۔ اور اگر ان کے لئے کسی خاص انتظام کی ضرورت ہو۔ تو اُس سے ہم کو مطلع فرمائیں۔

(۱۱) آخری گذارش یہ ہے۔ کہ تمام احباب مسند رجب بالا کو گذارشوں کو بغور مطالعہ فرما کر انکی تعمیل کے لئے تیار ہو جائیں

ہندوؤں کے ارادے

اخبار ہندو کشک۔ دسمبر میں ایک نظم شائع ہوئی ہے جس کے دو شعر یہ ہیں

ہند میں جب آریوں کا سنگٹھن ہو جائے گا
سب بلائیں جائیں گی۔ آساں کٹھن ہو جائے گا
شدہ ہو جائیگی مسلم۔ یا دینے جائیں گے
مثل انصاری داخل یا چلن ہو جائے گا
مطلب یہ کہ ہندو سنگٹھن اس لئے ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان یا تو ہندو بن جائیں۔ یا ہندوستان چھوڑ کر مدینے چلے جائیں۔ اب مسلمانوں کو غور کرنا چاہیے۔ کہ کیا ان دونوں باتوں میں سے

یہ کوئی ایک ہی نہیں منظور ہے۔ اگر نہیں۔ تو انہیں دیکھنا چاہیے۔ کہ ہندوؤں کے لیے ارادوں کے مقابلہ میں اپنے بچاؤ کے لئے کیا کر رہے ہیں۔

گاندھی جی کی ضمیر فرشی

ابھی چند ہی دن ہوئے۔ گاندھی جی نے اپنی بیوی کو مال قرار دے کر اپنی عجیب و غریب ذہنیت کا اظہار کیا تھا اب ان کے متعلق اخبارات میں یہ شائع ہوا ہے۔ کہ انہوں نے رائٹنگ کمیشن کے معاملہ میں اپنی رائے مسٹر سری نواس ٹنگر پریزیڈنٹ کانگریس کے ہاتھ فروخت کر لینے کا اعلان کیا ہے چنانچہ اخبار طاپ (۶ - دسمبر) لکھتا ہے:-

”مہاتما گاندھی کو رام ند کے لوگوں کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ مجھے کما جانا ہے کہ میں سیاسیات میں ملک کی راہنمائی کروں۔ میں تو ملک کی راہنمائی چرنے سے ہی کر سکتا ہوں۔ شاہی کمیشن کے متعلق آپ نے فرمایا۔ میں نے تو اپنی ضمیر مسٹر سرنواس آئیٹنگریزیڈنٹ کانگریس کے پاس فروخت کر دی ہے۔ وہ جس طرح کریں گے میں ان کے ساتھ ہوں۔“

گاندھی جی کی طرف سے ضمیر فرشی کا اعلان ثبوت ہے ان کی اتہاد درجہ کی ناکامی اور مایوسی کا۔ اگر وہ ترک موالات کے ایام میں انتہی بلند پروازیاں نہ کرتے۔ کہ ایک سال میں سواراجیہ دلا دینے کا دعوے کرتے رہے۔ تو آج انہیں اس قدرستی کی طرف نہ جھکتا پڑتا۔ میں جہاں اللہ کی اس حالت میں ان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ وہاں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ جن راہنماؤں کا منہ ہائے نظر محض دنیا اور دنیا کی مرغوبات ہوتی ہیں۔ وہ اسی وقت تک ماہ نمائی کے مدعی رہتے ہیں۔ جب تک مشکلات سے دوچار نہیں ہوتے۔ یہ حوصلہ اور توت صرف سچے روحانی ماہ نماؤں میں ہی ہوتا ہے۔ کہ جس قدر مشکلات ان کے سامنے آتی ہیں۔ اسی قدر ان میں جوش اور دلولہ پیدا ہوتا ہے۔ او کبھی وہ اپنی کامیابی کے متعلق مایوسی کو پاس بھی نہیں پھینکنے دیتے۔

حضرت عیسیٰ اور امام مہدی کا انتظار

جمیعتہ العلماء ہند کے جسٹس پشاور کے صدر مولوی انور شاہ صاحب نے جو بے حد طویل و طویل خطبہ صدارت لکھا۔ اس کا سنائی واقعہ سامعین کے لئے نہایت ہی صبر آزما ہوگا اور غالباً لوگوں میں سلبوے کا پیاں تقسیم کر دینا ہی مناسب خیال کیا گیا ہوگا۔ اتنے طویل خطبہ پر ریویو بہت فرصت چاہتا ہے۔ خطبہ کالب لباب یہ ہے۔ کہ مختلف طریقوں سے مسلمانوں کی ذلت اور محبت کا ردنا دیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔

کہ ہر طرف سے مسلمان مصائب آلام میں گھرے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں اطمینان اور تسلی کی جو صورت پیش کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

”راہیے اڑے وقت مسلمانوں کی ہدایت و رشد کے لئے تو امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے نصاریٰ کی اصلاح انجام پائے۔“ (انقلاب ۶ دسمبر)

مگر سوال یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی جو افسوسناک و قابل اصلاح حالت جمیعتہ العلماء کے صدر صاحب کو نظر آ رہی ہے۔ وہ آسمان پر بیٹھے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ملاحظہ فرما رہے ہیں یا نہیں۔ اگر ان کو بھی اس کا علم ہے۔ تو کیا وہ ہے۔ کہ وہ زمین پر تشریف نہیں لاتے۔ اور نصاریٰ کی اصلاح نہیں فرماتے۔ یہی گزارش حضرت امام مہدی کے متعلق ہے۔ جب ان کی آمد کی ضرورت داعی ہے۔ تو ان کا آنا نہایت ضروری اور لازمی ہے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جس طریق پر علماء امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کی آمد کے منتظر ہیں۔ اس کے مطابق قیامت تک بھی ان کی امیدیں پوری نہ ہوں گی۔ کاش! یہ لوگ پہلے سچ کی آمد سے سبق حاصل کرتے۔ اور ان لوگوں کے نقش قدم پر نہ چلتے۔ جو آج تک سچ کی آمد کے منتظر ہیں۔

آریہ اور ڈاڑھی

ہم نے الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں ”ستیا رتھ پرکاش“ کے حوالہ سے دریافت کیا تھا۔ کہ جب بانی آریہ سملج سوامی دیانند جی نے ڈاڑھی چھوڑ مچھیں۔ کھنے کی بھی ممانعت کی ہے تو مہاتما ہنسراج کے سے آریہ لیڈر کیوں بڑی مٹی ڈاڑھی اوڑھ مچھیں رکھتے ہیں۔

ڈاڑھی اور مچھ نہ رکھنے کے متعلق ہم نے ستیا رتھ پرکاش کے الفاظ نقل کرتے ہوئے ایک فقرہ اس لئے حذف کر دیا تھا۔ کہ ہمارے مخاطب ہندوستان کے آریہ تھے۔ اور ہندوستان میں رہتے ہوئے سوامی جی نے اپنی ڈاڑھی مچھنے سے اپنے عمل سے یہ فیصلہ دے دیا تھا۔ کہ ”ہندوستان گم ہے نہ کہ سرد“ اور اس میں رہنے والے آریوں کو ضرور ڈاڑھی مچھ مچھ دینی چاہیے۔ دوسرے آریہ اخبارات نے ہمارے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن آریہ سماج کے سب سے لغو اخبار ”پرکاش“ نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اور ہمارے اس فقرہ کو حذف کرنے پر بہت کچھ بے ہودہ سرانی کرنے کے بعد اسی پر اپنے جواب کی بنیاد رکھی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

”اگر ملک سرد ہے۔ تو اپنی مرضی ہے۔ کہ جسے بال چاہے۔ رکھے۔“ گویا اسی فقرہ کو اگر حوالہ کے اندر رہنے دیا جاتا تو قادیانیوں کا یہ دعویٰ ثابت نہ ہوتا تھا۔ کہ ستیا رتھ پرکاش میں لازمی طور پر ڈاڑھی کے خلاف فتوے دیا گیا ہے۔ (پرکاش ۲۴ دسمبر)

لیکن ہماری گزارش اب بھی یہی ہے۔ کہ کم از کم ہندوستان کے آریوں کے متعلق ستیا رتھ پرکاش میں لازمی طور پر ڈاڑھی اور مچھوں کے خلاف فتوے دیا گیا ہے۔ کیونکہ خود سوامی جی نے ہندوستان میں رہ کر ہمیشہ ڈاڑھی مچھیں منڈائیں۔ اور عام طور پر دوسرے آریہ بھی ڈاڑھی منڈاتے ہیں۔ ہاں ڈاڑھی کے ساتھ مچھیں منڈانے والے سنا ذ ذما در ہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر ہندوستان سرد ملک ہے۔ تو آریہ ڈاڑھیاں کیوں منڈاتے ہیں۔ اور اگر گرم ملک ہے۔ جیسا کہ ان کے سوامی کے عمل سے ظاہر ہے۔ تو مچھیں کیوں رکھتے ہیں۔ کیا ڈاڑھی منڈانے کے بعد مچھوں کے چند بال انہیں سردی سے بچانے میں کچھ امداد دے سکتے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو خواہ نواہ اپنے سوامی کے حکم کی کیوں خلاف ورزی کرتے ہیں۔

کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں۔ کہ آریہ ستیا رتھ پرکاش کے جس حکم کو اپنی منشا کے خلاف پاتے ہیں۔ اس کی ایک ذرہ بھی پرواہ نہیں کرتے۔

ہندو اور پولیس

اگرچہ پنجاب پولیس کی اعلیٰ اسامیوں پر ہندو پہلے ہی بحیثیت ملازم ہیں۔ لیکن ہندو عرصہ سے اس بات پر رور دے رہے ہیں۔ کہ پولیس مینوں میں بھی ہندوؤں کو اور زیادہ بھرتی کیا جائے۔ چونکہ اس اسامی کی تنخواہ فیصل اور کام جو امرزدی اور جرات و دلیری کا ہوتا ہے۔ اس لئے ہندو اس طرف رُخ نہیں کرتے۔ اور گورنمنٹ پنجاب کے بار بار کہنے پر ہندو آئیں۔ انہیں بھرتی کیا جائے گا۔ وہ بھرتی کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اب اخبار ”طاپ“ (۲۴ - نومبر) نے گورنمنٹ کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کو پولیس میں بھرتی ہونے پر خاص رعایتیں دی جائیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ خاص رعایتیں کس بنا پر دی جائیں۔ کیا ہندو مسلمانوں کی نسبت زیادہ فدا آور۔ زیادہ بہادر اور زیادہ دلیر ہیں۔ ہندوؤں کو پہلے اپنی بہادری اور جو امرزدی کا ثبوت دینا چاہیے۔ اور پھر یہ مطالبہ کرنا چاہیے۔

خطبہ

توحید الہی

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ابن ابراہیم رضی اللہ عنہما

(فرمودہ ۹ دسمبر ۱۹۲۴ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج چونکہ میری طبیعت خراب ہے اس لئے زیادہ لمبا خطبہ نہیں بیان کر سکتا۔ لیکن توحید الہی کے متعلق ایک نکتہ جو ابھی ابھی میرے دل میں ڈالا گیا ہے۔ بیان کرتا ہوں یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ جسے دنیائے شرک کی دلیل قرار دیا ہے۔ لیکن اسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے شرک کے خلاف توحید کی دلیل کے طور پر استعمال کیا ہے۔ وہ چیز کیا ہے۔ وہ عالم موجودات ہے۔ دنیا میں اس قدر اشیاء موجود ہیں۔ کہ جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ انہیں بعض طاقتیں قوتیں اور خاصیتیں موجود ہیں۔ اسی طرح بعض کمزوریاں بھی ہیں۔ اور دنیا میں ہر چیز دوسری کی مدد کی محتاج ہے۔ اور تکمیل کے لئے اس کو ہر وقت دوسری کی مدد کی ضرورت ہے۔ انسان بھوک پیاس میں آرام کے لئے مادیات کی طرف جھکتا ہے۔ کبھی اس کو کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی لباس کی۔ پھر ہر سیکنڈ وہ سانس لے رہا ہے۔ کبھی باہر نکالنا ہے۔ کبھی اندر کھینچنا ہے۔ ہر لمحہ دنیا کے زخار سے اس کی آنکھوں کے سامنے ہوتے ہیں۔ کوئی چیز اس کو اچھی لگتی ہے۔ اور کوئی بڑی معلوم دیتی ہے۔ یہاں تک کہ خدا کی یاد کے وقت بھی اس کے کان دنیا کی آوازیں سنتے ہیں۔ اس کا مجہدہ مہضم کرنے کا کام کر رہا ہوتا ہے۔ تاکہ سانس لینے میں مشغول ہوتی ہے۔ غرض کہ کوئی ایسا لمحہ اور وقت نہیں۔ جب وہ دنیا سے علیحدہ ہوتے ان حالات کو دیکھ کر یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ خدا کے لئے کونسا فائدہ خالی ہے۔

دنیا میں ہر وقت سوتے جاگتے انسان کے حواس خمسہ دنیا کے اثرات سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور ایک سیکنڈ کے لئے بھی ان تاثرات سے جدا

ہیں ہو سکتے۔ بعض لوگوں نے انہی حالات سے متاثر ہو کر کہہ دیا۔ کہ سب چیزیں خدا کے وجود ہیں۔ اور یہ جملہ اشیاء قابل پرستش ہیں۔ انہوں نے چاند۔ سورج۔ چاند۔ پرند۔ انسان و حیوان سب میں خدا کا ظہور اور جلوہ دکھا۔ اور کہہ دیا یہی خدا ہیں۔ ہم انہی کی عبادت کریں گے۔ کسی چیز کی خدا سے علیحدگی کا خیال ہی شرک ہے۔ ہر چیز ہی خدا ہے۔ شرک اصل میں غیرت کا خیال ہے۔ انہوں نے اپنے وجود اور خدا میں تمیز کرنے کو شرک سمجھ لیا۔ مگر اسلام نے توحید کو ایک اور نقطہ نگاہ سے بیان کیا ہے اور بتایا ہے۔ کہ کچھ لوگ مادہ میں اس قدر گھس گئے ہیں۔ کہ زیادہ قرب کی وجہ سے نہ دیکھ سکے۔ اور کچھ لوگ اس قدر دور ہو گئے۔ کہ وہ بوجہ دوری کے دیکھنے سے قاصر رہے۔

جو مادہ توحید کے خلاف ہے غور سے دیکھا جائے۔ تو وہی توحید کا ثبوت ہے۔ اور یہی راز اسلام نے اذان میں مخفی رکھا ہے۔ مؤذن کہتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر یعنی خدا سب سے بڑا ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ دنیا میں اور بھی وجود ہیں۔ مگر ان سب سے بلند شان اور بزرگی و عظمت اللہ کے لئے ہے۔ اذان کی ابتدا میں ان الفاظ کا موجود ہونا ایک اتفاقاً امر سمجھا جاسکتا تھا۔ مگر اس جملہ کو آخر میں دہرا کر بتا دیا ہے۔ کہ توحید کا تعلق اکبریت سے ہے۔ اصل میں توحید اس وقت تک ثابت ہی نہیں کی جاسکتی جب تک دنیا میں دوسری چیزیں نہ موجود ہوں۔ اگر دنیا میں میٹھا ہی میٹھا ہوتا۔ تو اس کو کوئی بھی میٹھا نہ کہتا۔ اور اگر ترشی کا وجود ہی میٹھا س کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ اگر دنیا میں لال ہی لال یا سبز ہی سبز رنگ ہوتا۔ تو دنیا میں رنگوں کے نام نہ ہوتے۔ دنیا میں جس قدر بھی اشیاء موجود ہیں ان کی خوبی کا علم تقابلی سے ہی ہو سکتا ہے۔ مادی اشیاء کی فنا اور بقا جو رات دن ہمارے مشاہدہ میں آتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کس طرح وہ فنا ہو کر بھی اپنی ذات میں باقی رہتی ہیں۔ ان کا فنا ہونا بتاتا ہے۔ کہ وہ اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں ہیں۔ مگر ان کا دوبارہ پیدا ہونا ظاہر کرتا ہے۔ کہ ضرور کوئی ایسی قادر ہستی ہے جو فنا کے بعد ان کو دوبارہ زندگی بخشتی ہے۔ یہ ہم پانی کو پاکیزگی کی حالت میں پیتے ہیں۔ اور پیشاب کے ذریعہ خارج کرتے ہیں۔ پھر دوبارہ اس کا پاک ہو کر بلووں سے اترنا کسی بالائے تر ہستی کا ثبوت ہے۔ غرض خدا کی اکبریت ہی اس کی ہستی کا ثبوت ہے۔ اگر یہ مقابلہ میں دوسری چیزیں نہ ہوتیں تو اس کی

توحید کا کوئی ثبوت نہ ہوتا۔ گو اس صورت میں بھی خدا واحد ہی ہوتا۔

پس دوسری چیزوں کا وجود خدا کی توحید کا ثبوت ہے۔ اور ان قافی چیزوں میں اسی کا ظہور ہے۔ یہی سبق اذان میں سکھایا گیا ہے۔ جو عقلمند اسلام کے نقطہ نگاہ سے ان چیزوں پر غور کریگا۔ جو دوسروں کو خدا سے ناپس کرنے والی ہیں۔ اس کو ان سب چیزوں میں خدا کا جلال نظر آئے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔ ہاتھ سے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا یعنی دنیا کا حسن اور اس کی فنا باقی ہے۔ کہ خدا ہے جو شخص بھی اسلام کی تعلیم کے مطابق چلیگا۔ وہ دنیا میں سہمک ہونے کے باوجود خدا کو نہیں بھولے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ دست بہ کار دل بہ یار۔ جو لوگ دنیاوی کاموں کو چھوڑ کر مصلوں پر ہی بیٹھے رہتے ہیں۔ وہ حقیقی عابد نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کی اکبریت کو چھوڑتے ہیں۔ اور اکبریت کے بغیر خدا کی حقیقی عبادت نہیں ہو سکتی۔ پس عابد بننے کے لئے دنیا کی طرف ضرور نظر کرنی پڑیگی۔ اور جو اس کو چھوڑ دے گا۔ وہ خدا کو کبھی نہیں پاسکیگا۔ جو شخص دنیا کو چھوڑتا ہے۔ وہ تقویٰ سے نہیں بلکہ جہالت سے ایسا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو حقیقی توحید کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ اور ہمیں ایسی بصیرت بخشے۔ کہ ہمیں ہر بات میں اس کا جلال نظر آئے۔

ایک فواہ کی تردید

لاہور سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ایک لڑکا جو پہلے مدرسہ تعلیم الاسلام میں تعلیم پاتا تھا۔ اور بوجہ اس کے بعض جرموں کے اسے سزا دی گئی تھی۔ مدرسہ چھوڑ کر لاہور چلا گیا ہے۔ لاہور میں یہ مشہور کرتا پھر تا ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے بعض اساتذہ مدرسہ سے نکال دئے گئے ہیں۔ اور بعض کو حضرت صاحب نے جماعت سے بھی خارج کر دیا ہے۔ وغیر ذلک لہذا اصحاب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ سب باتیں حرام غلط اور فتر ہیں ایسی کوئی بات مدرسہ میں قطعاً نہیں ہوئی۔ سب اساتذہ بدستور اپنی اپنی جگہ پر کام کر رہے ہیں۔ مرزا بشیر احمد ناظر تعلیم و تربیت

سلسلہ کی ایک مختصر تاریخ

ہاجرہ بیگم صاحبہ کا انتقال ہلال

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی فراموشی
صاحب حکیم کی بڑی لڑکی اور چہرہ بھری فتح محمد صاحب ایم
ناظرہ عورت و تبلیغ کی اہلیہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ کا انتقال
ہلال نہ صرف ان خاندانوں کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔
جن سے مرحومہ کا جسانی رشتہ تھا۔ بلکہ ایک قومی صدمہ
بھی ہے۔ کیونکہ مرحومہ سلسلہ کی ان چند خواتین میں سے
ایک تھیں۔ جو دینی علم و فنون کے ساتھ اس تربیت کا اعلیٰ
نمونہ تھیں۔ حقیقی طور پر اعلیٰ خواتین کے متعلق توقع کی
جاتی ہے۔ آپ کو یہ خاص فضیلت حاصل تھی۔ کہ آپ نے
علم دین اس مقدس انسان سے پڑھا تھا۔ جو اپنے تقویٰ
و طہارت اور علم و فضیلت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پہلا جانشین اور حضور علیہ السلام
کی جماعت کا اولین امام بنا۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح
اول رضی اللہ عنہ۔

مرحومہ نے آپ سے نہ صرف قرآن کریم کا علم حاصل
کیا۔ بلکہ تعلیم قرآنی کی اشاعت کا جو شعف انہیں تھا۔
وہ بھی ورثہ میں پایا۔ حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ
بڑی محبت اور پیار سے انہیں قرآن کریم پڑھاتے۔ اور
فرماتے۔ یہ میری ایسی بیٹی ہے۔ کہ مجھے اطمینان ہے۔ قرآن
کریم پڑھانے کا میرا کام عورتوں میں جاری رکھے گی۔ مرحومہ
نے خود بھی کئی بار ذکر کیا۔ کہ حضرت خلیفۃ اول نے مجھے وصیت
فرمائی تھی۔ قرآن کا درس جاری رکھنا۔

مرحومہ نے حضرت خلیفۃ اول کی پاک توقع اور مقدس
وصیت کو نہایت خوبی اور عمدگی سے اس طرح پورا کیا۔ کہ
اپنی ساری زندگی میں تعلیم قرآن کریم میں مصروف رہیں
اور کئی ایک خواتین کو نہایت محبت اور محنت سے قرآن کریم
باترجمہ پڑھایا۔ جن میں بعض نے اپنے بڑھاپے کی عمر میں ان
سے قرآن کریم پڑھا۔

مرحومہ کا معمول تھا۔ کہ ظہر سے عصر تک قرآن کریم پڑھنے
اور پڑھانے میں مشغول رہتیں۔ لیکن اس مقررہ وقت کے علاوہ
دوسرے اوقات میں بھی جب کوئی عورت قرآن کریم پڑھنے کیلئے

آتی تو پڑھانے سے دریغ نہ کرتیں۔ اور گھر کے کام کاج
میں مصروف ہوتے ہوئے بھی پڑھاتی رہتیں۔ اس مقدس
کام میں اس قدر مسرت اور لطف محسوس کرتیں۔ کہ جس
عورت سے بھی ان کے تعلقات پیدا ہوتے۔ اسے تلقین
کرتیں۔ کہ مجھ سے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دو۔ اور نہ صرف
بڑی عمر کی عورتوں کو بلکہ چھوٹے بچوں کو بھی جو ان کے ہاں
آتے۔ پڑھانا شروع کر دیتیں۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب بیان فرماتے ہیں۔
جب چھوٹے بچوں کو پڑھاتیں۔ تو میں کہتا۔ خدا نے
تمہیں علم دیا ہے۔ سمجھاؤ اور کچھ علم رکھنے والی عورتوں
اور لڑکیوں کو قرآن کریم اور حدیث باترجمہ پڑھا یا کرو۔
بالکل ابتدائی تعلیم کے لئے تو اور جگہیں بھی ہیں۔ اس
پر کہتیں۔ جو بھی میرے پاس ہو۔ اسے اس کی قابلیت
کے مطابق علم سکھانا اپنا فرض سمجھتی ہوں۔

یہ تعلیم قرآن کا کام باوجود اپنے بچوں کی پرورش و تعلیم
و تربیت اور گھر کے دوسرے کاموں کے اخیر وقت تک جاری
رہا۔ گویا یہ ان کی روحانی غذا تھی۔ جسے دوسری مصروفیتوں
کے پیدا ہوجانے اور ان میں اضافہ ہوتے رہنے کے
باوجود بھی انہوں نے جاری رکھا۔

مرحومہ نے شادی کے بعد ۱۶ سال زندگی پائی
اس عرصہ میں جناب چوہدری فتح محمد صاحب قریباً سات
سال باہر تبلیغ اسلام کا فرض ادا کرنے کے لئے رہے۔ اس
عرصہ میں انہیں کئی قسم کی مشکلات اور تکالیف بھی پیش
آئیں۔ نہایت تنگی اور مسرت کے ایام بھی گزرے۔ لیکن
کبھی حرج و تکلیف زبان پر نہ لائیں۔ بلکہ جب بھی جناب

چوہدری صاحب کو کسی تبلیغی ہم پر باہر بھیجے جانے کا سوال
پیدا ہوا۔ انہوں نے ہر طرح حوصلہ دلایا۔ اور خدمت دین
کو سب سے اہم فرض بنا کر اس کے سرانجام دینے کی تحریک کی
جب جناب چوہدری صاحب پہلی دفعہ تبلیغ کے لئے
انگلستان بھیجے گئے۔ تو اس وقت زنان کی کوئی تنخواہ مقرر ہوئی
اور نہ مرحومہ کو جس کے ساتھ ایک بیٹی بھی تھی۔ گزارہ کے لئے
کچھ ملتا تھا۔ لیکن جس طرح بھی ہو سکا۔ انہوں نے گزارہ کیا۔

اور نہایت صبر و شکر سے کیا۔ جناب چوہدری صاحب اس
دفعہ تین سال دلالت رہے۔ ان کے ہندوستان آنے سے آٹھ
ماہ قبل حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عہد
سعادت مہد میں مرحومہ کے اخراجات کے لئے پچیس روپے
ماہوار مقرر فرمائے۔ اگرچہ یہ نہایت قلیل رقم تھی۔ جس سے
مال بیٹی کے اخراجات بمشکل پورے ہو سکتے تھے۔ لیکن
مرحومہ نے اس میں سے بھی پس انداز کرنا ضروری سمجھا۔ اور

چوہدری صاحب کے آنے پر پچاس روپے کی رقم جو آٹھ ماہ میں
پچیس روپے ماہوار اخراج میں سے پس انداز ہوئی تھی۔
مرحومہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت
میں اس لئے پیش کر دی۔ کہ اب چوہدری صاحب آگئے ہیں
اس طرح گویا آٹھ ماہ کے وظیفہ میں سے دو ماہ کا وظیفہ مرحومہ
نے اپنی طرف سے چندہ میں دے دیا۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مرحومہ کو سلسلہ کی
مالی امداد کرنے کا بھی کس قدر شوق تھا۔ اپنی ساری زندگی
میں چندہ کی ہر تحریک میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر حصہ لیتی
رہیں۔ اور کئی دفعہ اگر کچھ نقد پاس نہ ہوا۔ تو اپنا زیور
چندہ میں دیدیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے
جب بجنہ امداد اللہ قائم کی۔ تو مرحومہ نے اس میں بھی بہت کام کیا
اور زمانہ دستہ کاری کے ذریعہ اعلیٰ خواتین کی طرف سے
سلسلہ کی مالی امداد کی تحریک انہوں نے جاری کی۔ جو خدا
کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔

اپنے اوقات کا بہت بڑا حصہ عورتوں اور بچوں کو دین
کی تعلیم دینے۔ بچوں کی پرورش کرنے اور دوسرے سلسلہ
کے کاموں میں صرف کرنے کے باوجود چوہدری صاحب کا بیان
ہے۔ کہ ان کے آرام و آسائش کا بھی پورا پورا انتظام کرتی
تھیں۔ ان کی صحت۔ ان کی خوراک۔ ان کے لباس کا خاص
خیال رکھتی تھیں۔ اور ب اوقات انہیں دینی کام کے
سرانجام دینے میں بھی امداد دیتی تھیں۔ مال نہایت احتیاط
سے صرف کرتیں۔ مشکلات اور تکالیف کے وقت ایسی طرز
سے حوصلہ افزائی کرتیں۔ کہ تکلیف بالکل معمولی معلوم
ہونے لگتی۔

مرحومہ جب دوسروں کو قرآن کریم کے علوم سے
ستفیض کرنے میں اس قدر شہمک رہتیں۔ تو اپنے بچوں
کو کس طرح محروم رہنے دے سکتی تھیں۔ یہ ان کی سرگزشتی
اور شوق کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ ان کی بڑی لڑکی آمنہ (جو اب
مدرسہ خواتین میں داخل ہے۔ اور ماشاء اللہ نہایت ذہین
اور سمجھدار ہے) نے ۶ سال کی عمر میں قرآن کریم باترجمہ ختم
کر لیا تھا۔ اور دوسری لڑکی بھی جس کی اس وقت عمر آٹھ
سال ہے اپنی مرحومہ والدہ سے قرآن کریم سے ترجمہ پڑھ چکی
ہے۔ باقی بچے ابھی بہت چھوٹے ہیں۔

جناب چوہدری صاحب جو مرحومہ کی وفات کی وجہ
سے بالکل بے حال ہو گئے۔ زیادہ صدمہ ہونے کی ایک وجہ
یہ بھی بیان فرماتے ہیں۔ کہ مرحومہ کو اولاد کی تربیت کا خاص
ملکہ تھا۔ ان کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت جس رنگ اور جس
طریق سے منظور تھی۔ وہ میں کس طرح کر سکوں گا۔ بے شک

چوہدری صاحب کیلئے یہ ایک مشکل اور کھن کام ہے۔ لیکن ہر ایک بات خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ مرحوم جس نے اپنی باشعور عمر میں اس کے کلام پاک کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ اور جس نے خدا کی مخلوق کی روحانی تعلیم و تربیت کرنے میں اپنی زندگی کا بڑا حصہ صرف کیا۔ اس کی اولاد کی تعلیم و تربیت کے وہ خود سامان پیدا کر لگا۔ اور اپنے فضل سے اسے پر جان چڑھائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب چوہدری صاحب نے زیادہ عرصہ اور کچھ محسوس ہونے کی دوسری وجہ یہ بیان کی۔ کہ مرحوم نے جس قسم کی وفاداری۔ محبت ان سے کی۔ جس قدر ان کے لئے محنت اور مشقت برداشت کی۔ جس طرح ان کے ساتھ مشکلات و تکالیف میں زندگی بسر کی۔ اسکا وہ بدلہ نہ دے سکے۔ فرماتے۔ اگرچہ میں نے اپنی طرف سے کوشش کی لیکن جیسا کہ دل چاہتا تھا۔ ویسا آرام پہنچا سکا۔ کیونکہ مرحوم کا سلوک جانفشانی تک پہنچا ہوا تھا۔

چوہدری صاحب کی یہ حسرت بہت مبارک حسرت ہے۔ لیکن مرحوم نے جو کچھ کیا۔ کسی بدلا اور معاوضہ کو نہ نظر رکھ کر نہ کیا۔ بلکہ اپنے سولے کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا۔ اور یقیناً وہ اپنے سولہ سے اس کا اجر پائیں گی۔

مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سارے خاندان سے اور خصوصاً حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی۔ کئی دفعہ صرف ان کو دیکھنے کے لئے جاتے۔ اور ہرگز بہت سترت محسوس کرتے۔ حضرت ام المؤمنین بھی مرحوم پر بہت شفقت فرماتے۔ اور بڑی محبت سے پیش آتے۔

جناب چوہدری صاحب کی تجویز ہے۔ کہ مرحوم کی یادگار میں قرآن کریم کی تعلیم دینے کا سکول اپنے ہاں جاری کریں۔ اور اپنی بڑی لڑکی آمنہ کو پہلے اس مبارک کام پر لگائیں۔ خدا تعالیٰ ان کی اس مبارک تجویز کو کامیاب کرے۔

اگرچہ مرحوم کی صحت تقریباً ایک سال سے خراب چلی آ رہی تھی۔ لیکن وفات سے دس بارہ دن قبل بہت افاقہ ہو گیا۔ اور وضع حمل بھی آسانی سے ہو گیا۔ لیکن اس کے بعد خون زیادہ آجانے کی وجہ سے کمزوری بڑھ گئی۔ اور اس طرح حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث وفات آنا فانا ہو گئی۔ انشاء اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ۳۵ سال کی عمر میں اس دنیا سے کوچ کر کے اپنے سولے سے جا ملے۔ ان کی یادگار دو لڑکیاں اور چار لڑکیاں ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اور اسی عمر میں عطا کرے۔ آمین۔

اس دنیا فانی میں جو بھی آیا۔ ایک نہ ایک دن

اسے یہاں سے کوچ کرنا ہے۔ لیکن مبارک ہیں۔ وہ وجود جو اپنی زندگی اس عمدگی اور خوبی سے گذارے۔ جس طرح مرحوم نے گذاری۔ اور اپنے بعد اپنا پاک کام اور نیک نام اس طرح چھوڑ جائیں۔ جس طرح مرحوم نے چھوڑا۔

مرحوم یوں تو زندگی میں ہی خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ مقبرہ بہشتی کے بالکل قرب میں جا بسی تھیں۔ یعنی کئی سال سے مقبرہ بہشتی کے قریب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارگاہ میں جو مکان ہے۔ اس میں سکونت پذیر تھیں۔ اور وفات کے بعد مقبرہ بہشتی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپنے نانا جان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے قرب میں آرام فرما ہوئیں۔ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود علالت اور طبیعت کے بہت ناساز ہونے کے بذریعہ موٹر جا کر جنازہ خود پڑھایا۔ دفن ہونے تک قبر کے پاس تشریف فرما رہے۔ اور آخری دعا کر کے واپس آئے۔ جنازہ بہت بڑے مجمع نے پڑھا۔ بیرونی جماعتیں بھی سلسلہ لگی اس مخترم خانوں کا جو علم و فضل کے لحاظ سے بھی خاص پایہ رکھتی تھیں۔ جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعا و نعت کریں۔

جلسہ مشائخ بنیوں اور خواتین قادیان

پیاری بنیوں! خدا کے فضل اور پرہیزگاری کے ساتھ ہمارا جلسہ سالانہ قریب آن پہنچا۔ جس میں مشائخ ہونے کے لئے ہر بہن کے دل میں شوق کی لہریں موج زن ہوئی۔ جیسا کہ آپ جانتی ہیں۔ کہ یہ جلسہ کوئی مید یا عرس یا دنیاوی جلوس نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی بنیاد خدا کے پاک سبح علیہ السلام نے اپنے نامتوں نہایت نیک مقاصد پر رکھی ہوئی ہے۔ پہلے بھی آپ کو معلوم ہے۔ اور اب بھی افضل میں شائع شدہ پروگرام سے جان لیا ہو گا۔ کہ کیسے کیسے اہم مضامین پر اکابرین سلسلہ تقریریں فرمائیں گے۔ لیکن کس قدر انسوسناک امر ہے۔ کہ ہم لا پرہیزی سے ان قیمتی مضامین کے سننے سے محروم رہ جاتی ہیں۔ بجائے تقریر پر کان دھرنے کے ہم فضول باتوں میں یہ قیمتی وقت گنوا دیتی ہیں۔ سو میری آپ بنیوں سے التماس ہے۔ کہ خاموشی کے ساتھ چپ چاپ بیٹھ کر تقریر یا وعظ سننے میں مصروف ہو جانا چاہیے۔ اور شور و غل قطعاً پیدا نہ ہونے دینا چاہیے۔ جہاں تک ممکن ہو۔ صاف ستھرا سادہ لباس پہن کر جلسہ گاہ میں تشریف لائیں۔ فوق البھوک لباس اچھے اچھے زیور دوسری خواتین کی توجہ کو اپنی طرف پھیر لیتے ہیں۔ اور اکثر عورتیں تماش بنیوں کی طرح ان کی

طرف دیکھنے لگ جاتی ہیں۔ یہ میں یہی نہیں لکھ رہی۔ بلکہ گذشتہ موقعوں کے مشاہدہ کے بعد عرض کر رہی ہوں میں نے اپنی آنکھوں دیکھا ہے۔ کہ اکثر بہنیں ایک دوسری کے لباس کی طرف دھیان لگائے بیٹھی رہتی ہیں۔ اور بعض زیوروں کو گن رہی ہوتی ہیں۔ فلاں کے اتنا زیور ہے اور فلاں کے اتنا۔ وغیرہ وغیرہ

فرض شناسی و ذمہ داری کا احساس ہر بہن کو ہونا چاہیے۔ اگر کوئی بہن بانیں کر رہی ہو۔ تو نرمی کے ساتھ اس کو خاموش کرادیں۔ یہ نہ ہو۔ کہ خود بھی بلند آواز سے چپ چاپ کی رٹ لگا کر شور و غوغا میں اور بھی اضافہ کر دیں۔

قرآن پاک میں ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ کہ ایسے وقت میں خاموش رہنا چاہیے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-
وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ
ہیں جو کچھ سننا یا جانا ہے۔ وہ بھی نیک باتیں اور شہادت ہی فائدہ مند نصائح ہوتی ہیں۔ اس لئے انہیں سننے کے لئے بھی مہر تن گویش بن جانا چاہیے۔

جہاں آپ اپنا وقت اور روپیہ خرچ کر کے آئیں وہاں اتنا کر م اور کریں۔ کہ تہذیب کے ساتھ چپ چاپ بیٹھ کر فضول گفتگو ترک کر کے وعظ سنیں۔ اپنی اپنی جگہ ہر بہن خاموش رہنے کا عہد کر کے جلسہ گاہ میں آئے تو ایک حد تک خاموشی ہو سکتی ہے۔ لہذا عرض ہے۔ کہ ضرور ہی باہر سے آنے والی خواتین اور قادیان کی رہنے والی بہنیں اپنے اپنے دل میں یہ نکتہ ارادہ کر لیں۔ کہ خواہ کچھ ہو ضرور خاموش رہیں گی۔ جہاں تک ممکن ہو۔ بچوں کو ساتھ نہ لائیں یا پھر انہیں اچھی طرح سمجھا کر ساتھ لائیں۔ کہ ضرور ضرورت کرنا۔

کسی بہن کو جلسہ گاہ سے باہر جانے کی ضرورت پیش آئے۔ تو دوسری بہنیں اس کے گذر جانے کے لئے راستہ خالی کر دیں۔ جب تقریر ختم ہو چکی ہے۔ اس وقت فوراً ہی بہنیں اٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔ اور پھر اس قدر شور ہوتا ہے۔ کہ اتنا مان۔ اگر آہستہ کی گئی کے ساتھ جس کو باہر جانا ہو۔ وہ باہر چلی جائے۔ اور جس نے وہیں نماز پڑھنی ہو۔ وہ آرام سے وہیں نماز پڑھ لے۔ تو یہ حالت دیکھنے میں نہ آئے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں۔ کہ وہ ہمیں چپ چاپ بیٹھ کر وعظ و نصائح سننے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا اس جلسہ کے انعقاد کی جو عرض خدا نے پاک کے مسیح علیہ السلام کو مقرر فرمائی۔ وہ پوری ہو۔ آمین۔
خاکسار م۔ ک۔ از قادیان۔

مثنوی مولوی عبدالصمد صاحب مولوی

(از مولوی محمد عبدالصمد صاحب بی۔ اے دکن)

اسلامی عقائد کی صداقت

نمبر ۳
پہرہ ۱۵ اور سو

پردہ جو تمدن اخلاق اور روحانیت کا بہترین محافظ ہے۔ ہر عقلمند کی نظر میں مفید ہے۔ مگر آریہ سماج روز ازل سے بے پردگی کی حمایت میں مکر بستہ ہے۔ بے پردگی کے نقصانات ظاہر و باہر ہیں۔ پردہ کی ضرورت کو ہر غیر انسان محسوس کرتا ہے۔ مگر شخص اس لئے کہ یہ اسلام کا ایک مخصوص حکم ہے اس سے اسلام کی برتری ثابت ہو جائیگی۔ آریہ سماج پردہ کے خلاف آواز اٹھاتی ہے۔ ہماشہ پریم چند اس کو دھشتیانہ رسم قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

پردہ کی وجہ سے عورتیں تازہ ہوا اور روشنی سے محروم ہو کر قیدیوں اور مجرموں کی طرح زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔ آریہ سماج تازہ ہوا اور روشنی سے محروم ہونے کی ضرورت حالات پیش آ رہی ہے۔ اور عورتوں کو بلاوجہ مظلومانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے تو کیا اسلام اس کا ذمہ دار ہے؟ کیا اسلام نے اس پردہ کی تقنین کی ہے؟ کیا سنت سے ایسا پردہ ثابت ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ یہ تو ایسی ہی جہالت ہے جیسے ہندو لوگ بیوہ عورت کو خاندان کے ساتھ نذر آتش ہونے پر مجبور کیا کرتے تھے۔ اسلامی پردہ تازہ ہوا اور روشنی میں قطن اردک نہیں اسلام نے پردہ صرف غیر محرم مردوں سے رکھا ہے۔ اور کون عقلمند یہ تسلیم کرے گا۔ کہ تازہ ہوا اور روشنی کا حصول صرف مردوں کے لئے ہے یا مردوں کو دیکھنے یا برطان کے سامنے ہونے ہی پر مجبور ہے۔ پس یہ اعتراض اس حالت پر ہے جو اسلام کے نزدیک پہلے ہی قابل اعتراض ہے۔

مسلمانوں کے طرز عمل کے متعلق ہماشہ صاحب کے دو متضاد بیان ہیں۔ ایک طرف آپ لکھتے ہیں۔

” بڑے بڑے تعلیم یافتہ گھرانوں میں پردہ تقریباً اڑ چکا۔ مگر دوسری طرف لکھتے ہیں۔

” جتنا بڑا بھی کوئی دولت مند اور با علم گھرانہ ہوگا۔ اسی قدر اس کی عورتیں بد نصیب ہوں گی۔“

جبکہ با علم گھرانوں سے بقول جناب پردہ اڑ چکا تو پھر انکی عورتوں کا بد نصیب ہونا چہ معنی دارد؟ کیا آپ کے نزدیک بھی بے پردگی بد نصیبی کا موجب ہے۔

یہ ایک مسلمہ صداقت ہے۔ کہ کونسا مرد و اسلامی عورت کا بے حجابانہ ملنا یقیناً طرز بد اخلاق کا موجب ہے۔ چنانچہ باقی آریہ سماج بھی لکھتے ہیں۔

خوشتر از دالم کنار آب حیواں زیستن
شبم آنا قسمت افتاد گریاں زیستن
نعمتے دیگر نیابی چوں مسلمان زیستن
زیستن مردن بود ہمس مردن شان زیستن
ماہ کنعاں بودن و در تیرہ زنداں زیستن
ہر نفس باید بیاس کار ایماں زیستن
ہمچو عبداللہ باید تا پیا یاں زیستن

آنکہ دل داد و در ضلے جان جاناں یافتہ

سوختہ سامان دکا ز خود بسا ماں یافتہ

جان اخلاص و مردت نازش ارباب ہیں
زندہ دار عہد و پیمان پاکباز و پاک ہیں
منظم آمد بسک سابقین اولیں
حسن کرانازم کہ وارد شیوہ ہائے این چنین
بے حضوری ہائے آمد قرارش بعد ازین
اندر آل حضرت کہ آمد ز کیش صلہ برین
در چنان وقتیکہ بودہ تحت خط المسلمین
لذت جان گشت بادے خدمت دین متین
کرد از دنیا سفر سوئے ولایت ہائے دین
ورنگ صدق و صفایش استقامتہا بہین
عاشقے در قربت محبوب شد تربت گزین
گریہ ہائے گرم میداریم اندر آستین
اقلین کو دین بر حق را حمایت بودہ اند

آخرین را مشغل راہ ہدایت بودہ اند

دل بیاد و فننگاں بیت اکثرن خواہد شدن
ہر کہ آمد لاجرم از این چمن خواہد شدن
خار خار بوستاں گل پیرہن خواہد شدن
در زماں مینی چمن اندر چمن خواہد شدن
آدم ایمن از فریب امیرن خواہد شدن
این ہمہ ریو و ریاد ماومن خواہد شدن
عند لیباں را بگل روئے سخن خواہد شدن
یارب آل یار سفر کردہ ز ما و لثا و باد
تا ابد اندر ہوا رحمتت آباد باد

یک نفس اندر ہوائے کوسے جاناں زیستن
زندگانی اسے برا در خستہ گل بیش نے
ویدہ معنی کشا احوال عالم در نگر
بواجب کار نیست کار عاشقان جان نثار
ہمچو سیدانی مثال عارف و ذنیائے دون
کار ہا را بسکہ با انجما ہا وابستہ اند
بیعت دل گر برضوان مسیحا بستہ

آنکہ دل داد و در ضلے جان جاناں یافتہ

سوختہ سامان دکا ز خود بسا ماں یافتہ

پیکر ایمان و عرفان مہبط نور یقین
خیر خواہ دوستاں سر پایو ہر و وفا
ہمس ز اول تہدی موعود را در یافتہ
آں نگاہ بے خبر از ما سوا انداختش
لحظہ لحظہ دست اندر کار و دل بایار بود
فرست ہر آل غنیمت داشتہ پردے لیسر
نصرت اسلام را جاننش بلیک آرزو
در میا دین و فایر حفظ گامش تیسر
دار ہر شہ بر جگر سپہا سن احمد برب
پاول و جان آردہ از عہدہ پیمان بردن
تا ابن آمد محبت، سپہج نقصانے ندید
ماغر پیاں در جدائی ہائے یاران قدیم
اقلین کو دین بر حق را حمایت بودہ اند
آخرین را مشغل راہ ہدایت بودہ اند

تا بگیتی گردش چرخ کن خواہد شدن
در خط گلزار مرقوم است بر اوراق گل
نو بہار تازہ این باغ را بخشیدہ اند
تخم ایمان و وفا کو باغباناں کاشتند
سرخ بنیاد ہنال دشنی بر آوردیم
ما من اسلام آید قسب مقصود جہاں
زار نالی ہائے صفا پس گر نباشد گوشت
یارب آل یار سفر کردہ ز ما و لثا و باد
تا ابد اندر ہوا رحمتت آباد باد

در لڑکی اور لڑکے کا شادی سے پہلے اکیلی جگہ میں میل نہ ہو۔ کیونکہ عورت مرد کا اکیلی جگہ میں ٹھہرنا موجب خرابی ہے (دستیار تھ پرکاش باب ۱۲ صفحہ ۲۲)

اسی خرابی کا بھلی استیصال کرنے کیلئے اسلام نے مرد و عورت کو ایک دوسرے کے دیکھنے سے منع فرمایا۔ اور کما غیر مرد و عورت کے سامنے تمہاری آنکھیں سچی ہو جائیں گویا مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے پردہ کریں۔ یہ حکم مومن مرد و عورت کے لئے تو دستور العمل ہو سکتا ہے۔ اور دنیا میں اگر صرف مومن ہی ہوں تو گندے جذبات ہیخ دین سے اٹھ سکتے ہیں۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں بخت ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو قرآن پاک جیسی خدا نامہ اور اخلاقی تعلیم دینے والی کتاب سے منحرف و برگشتہ ہیں۔ اس لئے عقل بصر کے علاوہ کسی غیر معمولی علاج کی بھی ضرورت ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ عورت طبعاً جلد متاثر ہو جاتی ہے۔ پندت دیانند جی نے بھی لکھا ہے "عورتوں کا مزاج نیز اور جلد اثر پذیر ہوتا ہے"

دستیار تھ پرکاش ص ۸۷

اور یوں بھی قدرت نے عورت کو جاذبہ نہایت عطا کی ہے۔ اس لئے اسلام نے عورت کو حکم دیا کہ وہ غیر مردوں سے پردہ کرے۔ اور اپنی زینت کو صرف اپنے محرم پر ظاہر کرے۔ تا اختصا ص سے محبت میں ایزادی واقع ہو۔ اور دنیا بدی و بدکاری کی آماجگاہ نہ بنے۔ ن میں دعوائے سے کھتا ہوں۔ کہ کوئی بھی صحیح الفطرت انسان اسلام کے اس پر حکمت اور نفع رسال حکم کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ خود پندت دیانند صاحب نے لکھا ہے۔

"لڑکے و لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے کم از کم دو کوس کے فاصلہ پر ہوں۔ جو اسناد استائیاں اور نوکر چاکر ہوں۔ ان میں سے لڑکیوں کے مدرسہ میں عورتیں اور لڑکوں کے مدرسہ میں مرد ہونے چاہئیں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جائے پائے" (دستیار تھ پرکاش باب ۱۲ صفحہ ۲۲)

اگرچہ آپ ایک حد تک بے پردگی کے سوجد تھے۔ اور ہمیشہ پردہ پر اعتراض کیا کرتے تھے۔ مگر سطور بالا سے عیاں ہے کہ کس طرح سے فطرت مجبور کر رہی ہے۔ کہ پردہ ضروری ہے۔

ہماشہ پریم چند صاحب جو پردہ کو "عدم اعتماد" کی دلیل گردانتے ہیں۔ سو انہی کے ارشاد کو لہجہ پڑھیں۔ اور سمجھیں کہ پردہ عورت پر عدم اعتماد کی بنا پر جاری نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کی غرض دعائیت اختیار کی نظر سے صحت لطیفہ کے حسن کو محفوظ رکھنا ہے۔ جیسا کہ نچرل قانون میں طبیعت پردہ خداداد میں مستور نظر آتی ہے۔ اعتماد و عدم اعتماد سے اس کو کچھ علائقہ نہیں۔

پندت دیانند اور اسلامی پردہ

ہندوستان میں عورتوں کا جس رنگ و راج سے پہلے عرب اور صحابیات میں ہوتا۔ جب یہ صورت نہیں تو اس بات کے ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ کہ برقعہ ہندی مسلمانوں کا اٹھلختی پردہ ہے۔ نہ کہ اسلامی پردہ۔ پس اس لحاظ سے اگر تمام ہندوستانی خواتین بھی برقعہ کا استعمال ترک کر دیں۔ اور اور دھنی اختیار کر لیں۔ تو بھی نہ ہی نقطہ نگاہ سے کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ اور نہ اس سے اسلام پر کوئی حرف آسکتا ہے۔ اسلام نے جس پردہ کا حکم دیا ہے۔ وہ اوپر درج ہو چکا ہے۔ اسکے ہوتے ہوئے ایک مسلم خاتون ہر عملی میدان میں مرد کے دوش بدوش کام کر سکتی ہے۔ تبلیغ اسلام خواتین کے جنگی کارناموں سے مزین ہے۔ مجروحین کی مرہم پٹی سپاہیوں کے خورد و نوش کا سبب انتظام ان کے سپرد ہوتا تھا۔ مگر میں یہ کہنے سے رک نہیں سکتا۔ کہ ہندوستانی قصا میں برقعہ نہایت مفید چیز ہے۔ بشرطیکہ اس میں بعض ضروری اصلاحات کر دی جائیں

پردہ اور باقی آرمہ سماج

پندت دیانند جی تحریر فرماتے ہیں "یہ پندت مشکل کام ہے۔ کہ کوئی شہوت کی تیزی کو ختم کرے جو اس کو قابو میں رکھے" (دستیار تھ ص ۲۲) اسی بنا پر برہمچاری کو ویر یہ کی حفاظت کا طریق بتلاتے ہوئے اپنے ایک عورت کو دیکھنے سے "باز رہنے کی ہدایت فرماتی ہے (دستیار تھ ص ۲۲) بلکہ جن "بد افعال" کا ترک برہمچاری کیلئے لازمی قرار دیا ہے۔ ان میں "عورتوں کا دیکھنا اور ان کا قرب" بھی بیان فرمایا ہے۔ دستیار تھ ص ۲۲ خیمہ ص ۱۵) ان حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ پانچویں گہوارت اور صحت نفس کیلئے ضروری ہے۔ کہ مرد و عورت کو نہ دیکھے۔ مگر اس سوال کا جواب کہ انہی امور کے حاصل کرنے کے لئے عورت بھی مامور ہے۔ اور دنیا میں ناپاک خیالات اور بد ارادوں والے موجود ہیں۔ صرف اسلامی پردہ اور بس۔ دیکھئے خود پندت صاحب موصوف کو ستم ہے۔

"اندر یوں کو بڑے قاعدہ سے قابو کرنا چاہیے۔ اندریوں کی کشش باہمی تعلق سے ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ منوجی نے فرمایا ہے اندریاں اسقدر زبردست ہیں۔ کہ ماں۔ ساس اور لڑکی وغیرہ کے ساتھ بھی ہوشیاری سے رہنا چاہیے۔ دوسروں کا نوکھنا ہی کیا ہے (اپدیش منجری ص ۲۲ طبع دوم)

پس اندر حالات بعض آریہ سماجیوں کا پردہ کے خلاف لکھنا کسی خاص سبب سے بخت ہی ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ مغرب کی اندھی تقلید ہو۔ خواہ لوگ غور کی تعلیم کا اثر بہر حال پردہ ایک ضروری۔ مفید۔ محافظ اخلاق اور ذہنی تربیت کے متعلق محتاج کی اما و کرنا انسان کا اخلاقی فرض ہے۔ ایک ضروری عنصر ہے جو روزیہ کیلئے دوسرے کا دست مگر ہوتا ہے اس پر حکم اور کیا ظلم ہو سکتا ہے۔ کہ اس کو فرض دیکر سوا یا۔ وگنا بگنا بلکہ اسلام مقدار میں وصول کیا جائے۔ مگر میں ہندو اسلام کے سوا دیگر مذہب

نے کھلم کھلا اسکی اجازت دی۔ ہندو دھرم کے متفق منوجی کے قول کو تسلیم کرتے ہوئے پندت دیانند جی لکھتے ہیں:-

"زیر حفاظت کی ترقی عمل میں لاوے یعنی بذریعہ سود وغیرہ کے برصاوت دستیار تھ ص ۱۲۵ احوالہ منوجی باب ۱۱ میں اس نظم کے دائرہ کو قدرے تنگ کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "تو اپنے بھائی کو سود پر فرض دیکھو نہ نقدی کے سود پر نہ نقد جات کے سود نہ کسی چیز کے جسکی عمارت سود پر کیجاتی۔ تو انہی کو سودی فرض دیکھتا ہے بلکہ استثنا (ص ۲۲) اسلام نے چونکہ کل انسانوں کو بھائی قرار دیا ہے۔ اسلئے اسے سود کے متعلق لکھی اجتناب کا حکم دیا۔ چنانچہ ہماشہ پریم چند صاحب لکھتے ہیں:-

"اسلام نے سودی لین دین کو سخت حرام بتایا ہے۔ اس کے متعلق قرآن میں نہایت سخت احکام موجود ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ ہماشہ صاحب نے سود کے متعلق کوئی بحث نہیں کی صرف اس پر زور دیا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں سودی لین دین سے بچنا نا ممکنات میں سے ہو گیا ہے۔ مسلمان اس سے بچ نہیں سکتے۔ ہماشہ صاحب کا فرض تھا۔ کہ وہ پہلے سود کے نفع و نقصان پر بحث کرتے۔ اور اسلامی حکم پر کوئی تنقید کرتے۔ مگر اس بد اہمت کا کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ سود جسکو اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ وہ دنیا کیلئے سخت ہلک زہر ثابت ہوا ہے۔ وہ ہزاروں خاندانوں کو بے خانماں کرنے اور ملکوں کے اس دامان کو تباہ کرنا موجب بنا ہے۔ اس نے انسانیت کے طفرائے امتیاز اخلاق کو کسرتباہ کر دیا۔ باہمی ہمدردی داخ کو بالکل مٹا دیا۔ بلکہ انسانوں کو درندوں کے جامہ میں ظاہر کیا۔ باقی اگر موجودہ حالات میں مسلمان سود سے طوٹ ہوئے پر واقعی مجبور ہوں۔ تو شریعت ان کو قابل حوالہ قرار نہیں دیتی۔ لیکن سود کے جواز پر ہماشہ صاحب کی یہ تفسیری بالکل غلط ہے۔" (اگر آج سودی لین دین بند ہو جائے تو دنیا کے سب کاروبار تباہ ہو جائیں)

اس پر کوئی عقلی دلیل قائم نہیں کی گئی۔ کہ کیوں سب کاروبار تباہ ہو جائیں۔ جب سبھی لوگ بلا سود لین دین کریں گے اور داد و ستد اسلامی اصولوں کے مطابق ہوگی۔ تو کاروبار کو فروغ حاصل ہوگا نہ کہ وہ تباہ ہو جائیگے۔ کسی چیز کا دنیا میں عام ہونا۔ اس کے لازمی ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ گناہ دنیا میں عام ہے۔ کیا یہ گناہ درست ہے۔ کہ اگر آج گناہ بند ہو جائے۔ یا مثلاً شراب خوردی بند ہو جائے تو سب کاروبار تباہ ہو جائیں؟

اسلام نے دنیا میں جن اصولوں کی بنیاد قائم کی۔ وہ دنیا کی بہتری و ترقی کیلئے اور بس ضروری ہیں۔ اور اہل دنیا جلد یا بدیر انہی قواعد پر اپنی اخلاقی۔ تمدنی اور روحانی عمارت کو تعمیر کرنے پر مجبور ہوگی۔ نیز بالامسائل کے متعلق بھی بالآخر اسلام کا ہی نقطہ نگاہ تسلیم ہوگا اور احوار عالم کا میلان اسی طرف ہوگا ہے۔ در اسلام۔ خاکسار التمدد تا جا لعتد سحری۔ فادیان

اشتمار

جلسہ لائبریری شریف لاہور میں منعقد ہونے پر ایک تقریر کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ اذیت اور رانی پاکر فریغ ابرار اور معزز ہونے کے
 اگر وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی اس تقریر کے نظیر کا مطالعہ
 کر کے اس پر عمل کریں۔ جو حضور نے شہدائے خرمائی کیونکر اس
 میں وہ تمام باتیں کہول کہول کر بیان کر دی ہیں۔ جن پر
 عمل پیرا ہونا یقیناً انہیں خوشحال طاقتور معزز اور بزرگ
 بنا دیتا ہے۔ یہ تقریر بیکر شہدائے نام سے عنقریب شائع
 ہونے والی ہے۔

دنیا دہریت خوفناک جزیم فنا ہونے کے
 بشرطیکہ لوگ ان کی ہلاکت کا ارادہ کر لیں۔ اور اس
 کے لئے اگر انہیں بہترین حربے کی ضرورت ہو۔ تو وہ
 حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی
 اس تصنیف کا مطالعہ کریں۔ جو "ہمارا خدا" کے نام سے
 بہت جلد چھپ کر شائع ہوگی۔ کیونکہ اس میں ان تمام
 ادہام و دوسادس کا فرار و اقبالی ازالہ فرما دیا ہے۔ کہ جن
 کی وجہ سے لوگ خدا کے یگانہ سے دور ہوتے جا رہے
 ہیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ پرستاران توحید اس بہتیار
 کو استعمال کر کے دنیا سے کفر و دہریت کا کامیابی کے
 ساتھ مقابلہ کریں گے۔ خدا نے چاہا تو یہ ضروری حربہ
 جلد سالانہ تک تیار ہو کر فرمایاں توحید کے لئے
 تقویت کا موجب ہوگا۔

مرکز تشلیت میں خدا و حید کا نام بلند ہونے کے حالات
 پڑھنے ہوں تو اپنی قسم کی پہلی تصنیف "تاریخ مسجد فضل
 لندن" کا انتظار کیجئے۔ جو اس وقت زیر طبع ہے۔ اور
 جلد ہی شائع ہونے والی ہے۔ اس میں نہ صرف مسجد
 لندن کی بنا اور اس کے متعلق تمام حالات درج ہیں
 بلکہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کا معہ بارہ حواریوں
 کے لندن جانا۔ کا نفرنس مذاہب میں مضمون سنانا
 جلد سالانہ کے موقع پر اور بھی جس قدر نئی کتابیں
 نہ ہونا پڑے۔ امید ہے کہ جلد سالانہ پر شریعت لائبریری
 کے متعلق تمام حالات درج ہیں

علاوہ ازیں

مضمون کا سبب مضمونوں سے باہر ہونا۔ پھر غیروں کا اس
 کی تعریف و توصیف کرنے ہونے جماعت احمدیہ کی اکتان
 عالم میں شہرت دینے کا بھی بالتفصیل ذکر ہے۔ یہی ہیں
 اس میں ان تمام تبلیغی کامیابیوں کا بھی سلسلہ دار ذکر کیا
 گیا ہے۔ جو آج تک جماعت احمدیہ کو لندن مشن کے ذریعہ
 حاصل ہوئیں۔ اور آخر میں تقریب مسجد لندن کے
 افتتاح کا بھی پورا پورا حال درج کیا گیا ہے۔ جو خدا
 پرستوں کے ایمان کو یقیناً بڑھانے اور ان کے اندر بہت
 دشا دہانی کی لہر دوڑا دینے والا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ ہر
 موقع کے فوٹو بھی دئے گئے ہیں۔ جن کی تعداد بتیل
 کے قریب ہے۔

الغرض یہ کتاب نہ صرف مضمون کے لحاظ سے بیش
 قیمت ہے۔ بلکہ طباعت کتابت کاغذ اور جلد بندی
 کے لحاظ سے بھی نہایت ہی دل فریب و دیدہ زیب ہو
 انشا اللہ جلد سالانہ تک یہ بھی چھپ کر شائع ہو جائیگی

پیارے ہمدی پیارے حال اس کے پیاروں کی بانی
 اگر سننے کی خواہش ہو۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ صاحبزادہ
 حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی تالیف "سیرۃ المہدی
 حصہ دوم" کا مطالعہ کیا جائے۔ جس میں کہ صاحب موصوف
 نے اکثر انہی لوگوں کی روایتیں جمع کی ہیں۔ جو موقع پر
 موجود اور عینی شاہد تھے۔ اس سے نہ صرف معلومات
 میں اضافہ ہوگا۔ بلکہ یہ مومنوں کے لئے حلاوت ایمان کا
 بھی کافی سامان اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس کی چھپ پائی
 شروع ہے۔ جلد تک تیار ہو کر آجائے گی۔

لوگ مخالفوں کی کجوائیوں پر تفسیر کر کے احمدیوں کو شتم اسلام
 کہتے ہیں۔ وہ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا ضروری
 مطالعہ کریں جس میں بالتفصیل ان کارناموں کا ذکر کیا

تھے ہیں۔ وہ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا ضروری

کیا ہے۔ جو آج تک اس مشہی بھر جماعت کی طرف سے اسلام
 کی عظمت و شہرت کو دنیا میں ازر نہ کمال کرنے کے لئے ظہور
 آئے۔ اس میں سب سے بڑا یہ کمال ہے۔ کہ خود سلسلے اش
 تریں دشمنوں کی تحریروں اور اقبالی شہادتوں سے بھی یہ امر
 باہر ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ کہ دنیا میں اسلام لئے اگر کوئی چا
 سچا درد اور حقیقی دلولہ رکھتی ہے۔ تو صرف احمدیہ جماعت
 اور یہی وہ اولعزم گروہ ہے۔ جس نے اپنے شاندار
 کاموں سے دنیا پر اسلام کی عظمت قائم کر کے دکھا دی
 انتظار کیجئے یہ معرکتہ الآراء تصنیف بھی جلد تک شائع
 ہو جائے گی۔

باترجمہ قرآن پڑھنے کے آرزو مند

اگر کسی استاد کی مدد حاصل نہیں کر سکتے تو انہیں اساتذہ اقران
 سگوار پڑھنا چاہئے۔ جو انہیں استاد کی احتیاج سے
 یقیناً بے نیاز کر دے گا۔ کیونکہ اس میں عام فہم اور سادہ طرز
 میں تفسیر دی گئی ہے۔ کہ جس کی بدولت تھوڑی سی محنت کے لئے
 خود بخود ہی ترجمہ کرنے کی لیاقت پیدا ہو سکتی ہے۔ پہلا اور
 دوسرا حصہ تو عرصہ ہوا شائع ہو چکے۔ اب تیسرا حصہ بھی تیار
 ہو کر پریس میں جا چکا ہے۔ جو اجاب کو جلد پر مل سکیگا۔

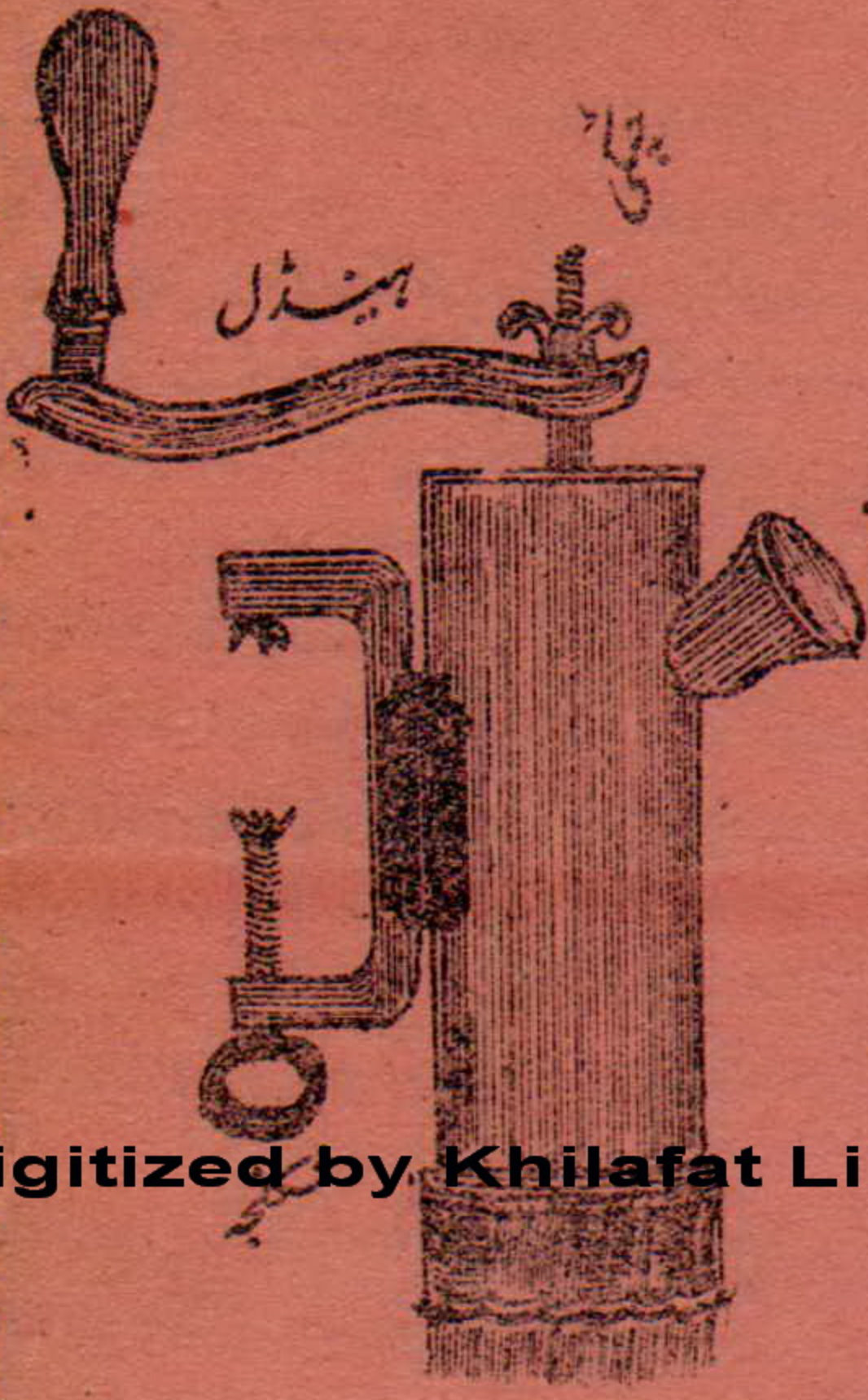
مرزا حسین علی المعروف بہ پیار اللہ
 کے دعویٰ مسیحیت کی اصل حقیقت تھے جو لوگ آگاہ ہونا چاہتے
 وہ مولوی فضل الدین صاحب مکین کی جدید تصنیف "ہمارا اللہ کے
 دعویٰ مسیحیت کی حقیقت" کا انتظار کریں۔ اس میں پہلیوں کی
 مسئلہ کتابوں کی رو سے معاملہ کی اصل حقیقت ایسی واضح کر دی
 گئی ہے۔ کہ پھر کسی مزید بحث کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔
 آریہ سماج کے دعوے کا باطل ہو گئے

کیونکہ دید کی حقیقت میں خود اسی کی مسئلہ کتابوں اور مستند
 تحریروں کی رو سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جن دیدوں کو اہل
 بتلایا جاتا تھا۔ وہ تو مختلف رشیوں کی تصنیف ہیں۔
 تختی خورد محمد ۱۶۰ صفحہ قیمت برائے نام یعنی صرف ۶

تاکہ احباب کو مختلف کتابوں کے لئے ادھر ادھر جا کر پشیمان
 اور جس قدر کتابوں کی ضرورت ہوگی وہ یہیں سے لیں گے۔

میں بک ڈپوٹا لیف و اشاعت قادیان

ہماری مشین سویاں کی خصوصیت



- ۱۔ اس مشین کا ہر ایک پرزہ گھڑ کر تیار ہونے کی وجہ سے بیحد مضبوط و پائیدار ہے۔
 - ۲۔ ہینڈل کو مضبوطی سے قائم رکھنے کے لئے ایک خوبصورت چمکی لگائی گئی ہے۔
 - ۳۔ ہینڈل لمبا ہونے کی وجہ سے بہت ہلکا چمکتی ہے۔
 - ۴۔ مشین کی لمبائی اور قطر زیادہ ہونے کی وجہ سے کام زیادہ دیتی ہے۔
 - ۵۔ چھلنیاں اسپاتی ہونے کے باعث ٹیراھی نہیں ہوتیں۔
 - ۶۔ شکنجہ اور چھلنیاں رکھنے کی ڈبیر کے نرے ڈیزائن کی وجہ سے خوبصورتی بہت بڑھ گئی ہے۔
 - ۷۔ مشین کو شہرت دینے کے لئے قیمت نہایت کم رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔
 - ۸۔ ہر مشین کے ساتھ میدہ دھکینے کے لئے ایک خوبصورت ٹول لگا دیا گیا ہے۔
- علاوہ ازیں ہسم نے مشین یا دام روغن کا بھی ایک نیا ڈیزائن تیار کیا ہے۔ ہر دو اشیاء جیسے کے ایام میں قادیان میں مل سکتی ہیں۔ مفصل اعلان بہت جلد شائع کیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کایتہ
ایم عبد الرشید اینڈ سنز سواگران منشی احمدیہ بلڈنگ بمبائے پنجاب
 کو اڑد

از اجلاس میاں عبدالحمید خان صاحبہا اور عدالتی
 ڈپٹی والی ریاست کپور تھلہ
 رکھا رام و درمنت رام بائع دوار گاداس و گوراندتہ پسران
 منت رام زرگرو لاریت رکھا رام برادر خود سکندہ داغود پور
 تحصیل بہاولپور ڈگریار
 بنام
 مسات بی بی بیوہ و دہہ ذات فقیر سکندہ داغود پور تحصیل
 بہاولپور
 مقدمہ ہذا میں عدالتی کو کئی دفعہ طلب کیا گیا مگر عدالتی
 عدرا حاضر نہ ہوئی عدالت سے پہلو تھی کرتی ہے۔ اس لئے آئندہ
 ہذا امرائے تاریخ پیشی ۱۹ اپریل ۱۹۲۷ء جاری کیا
 جاتا ہے کہ اگر عدالتی اس تاریخ پر حاضر عدالت نہ
 ہوئی تو ایک طرفہ کارروائی کی جاوے گی۔
 تاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۲۷ء

ماہ دسمبر کیلئے خاص رعایت
 مجھ سے خرید کر فائدہ حاصل کریں
 یسنا القرآن کی طرز پر سیا سے پہلی حاصل شریف زرد
 اور سفید کاغذ پر چھپی ہوئی میرے پاس ہے۔ میں نے اس
 کی قیمت صرف ماہ دسمبر کے لئے بجائے مبلغ دو روپیہ کے
 صرف ایک روپیہ کر دی ہے۔ حاصل نہایت عمدہ چھپی ہوئی ہو
 کاغذ اعلیٰ درجہ کا ہے۔ پورے دوپچے اس کو بخوبی پڑھ
 سکتے ہیں +
 (منشی) محمد ابراہیم قادیان

سے اولادوں کو اولاد
 سکرم دارلہ صاحبہ کی ادب سے بالکل بااوس پوری ہوئی اولاد
 حاصل کر چکی ہیں۔ لہذا آپ سیکڑوں روپیہ علاج معالجات میں صرف
 کر چکی ہیں۔ اور اب بھی نیا اولاد کا منہ دیکھنا تمہیں نہیں ہوا۔ تو اس نادر
 موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اور
 جلسہ سالانہ کے موقع پر
 بے اولاد اور بااوس بہنیں ضرور شریف لاکر مکر والدہ صاحبہ سے علاج
 لواتیں۔ یا ان کی حیرت اور حیرت کو ساتھ لے جائیں۔ انشاء اللہ ضرور آج
 ہزار پوری ہوگی۔ اس لئے ایک دفعہ ضرور آنا تلاش کریں۔ قیمت
 فی بکس صرف چار روپیہ (دو روپیہ علاوہ محض ہوا آت
 اور ہوا آت کے وقت مفصل حالات تحریر کریں۔ جو کہ پیشہ
 کے حاملین کے ہاں سید خواجہ علی قادیان
 ضلع گورکھ پور پنجاب

زرعی آلات دوپیشی
 بازار کی مشہور و معروف چارہ کرنے کی مشین (ٹوٹے) آہنی ریش (ہلکے)
 انگریزی ہل - ہینڈ جات - فلور ملز - خراس - میل چکیاں - سیویاں
 اور بادام روغن کھانے کی مشین منگوانے کے لئے ہماری باتھو پیفر
 منہ سے طلب فرمائیے +
 ایم عبد الرشید اینڈ سنز جنرل سیلانز احمدیہ بلڈنگ بمبائے پنجاب

انڈرون شہر زمین فروخت ہوتی ہے
 ایک خاصہ اراضی سفید فروخت ہوتی ہے۔ رقم دس گیارہ ہزار ایک
 ہزار روپیہ کا ہے جس میں انڈرون شہر برقیہ شاہ راہ متصل مکانات
 سید محمد علی شاہ صاحبہ اور زمین جو صاحبہ ایسا چاہیں۔ ہزار
 خط و کتابت فرمائیے انڈرون شہر زمین فروخت ہوتی ہے علی العوم حسب
 رقم ایک سو سے زائد سو روپیہ ہوتی ہے۔
 خط و کتابت سے قی معرفت اکل قادیان

بفضل میں شہر اردینا باعث کامیابی

ہندوستان کی خبریں

کراچی کینٹونمنٹ اسٹیشن میں ۱۱ دسمبر کی شام کو ٹھیک ۳ بجکر ۳۵ منٹ پر شاہی ٹرین آہستہ آہستہ اسٹیشن کے اندر داخل ہوئی جو بہت شاندار طریقے سے سجا گیا تھا۔ اسٹیشن کا پھاٹک نہایت شاندار طریقے پر آراستہ کیا گیا تھا اور ٹرے پھاٹک کے دونوں جانب کے سنوں شاہی افغان آرس پر افغانی جھنڈے نصب کیے گئے تھے اور پورے ٹریٹ فارم پر قرمز رنگ کا فرش بچھا ہوا تھا جس کا نظارہ سید لٹنٹین اور شوٹا تھا۔ ہر کسی شاہ امامان اللہ جن وقت اپنے درجے سے اترے۔ تو سید سلطان معلوم ہوتے تھے۔ گو وہ سامنے کے شاندار نظارہ کو کسی قدر حیرت سے دیکھتے تھے۔ ہر کسی تیار کہ وہ عارضی گذرگاہ سے ٹھیلے ٹھیلے اسٹیشن کے باہر پہنچے جہاں شیخ دوڈو فارمٹرس کا بیڈ افغانستان کا تو می گیت گارا تھا۔ ہر کسی سے شیخ دوڈو فارمٹرس کے سکند بٹالین کے تیار کردہ کارڈ آف آرز کا سائڈ فرمایا۔ اور اس کے بعد شاہ معظم موٹر کار میں داخل ہوئے۔ جو منتظر کھڑی ہوئی تھی اور بہرا ہی کشتہ سبز گورنمنٹ ڈاؤس کو روانہ ہوا اس دوران میں حضور مکہ تحریر اور دوسری ہمراہی خواتین اپنے درجہ میں ٹھیری رہیں اور جب ٹریٹ فارم خالی ہو گیا۔ تو آڑیں سبز پٹن کشتہ سندھ کی ایلی کے ہمراہ موٹر کاروں میں سوار ہو گئے۔ جو جوس کے پیچھے روانہ ہوئیں۔ حضور مکہ تحریر اور دوسری ہمراہی خواتین نے ان ایلی کے پیچھے کی جہاز میں بیٹھیں۔ جس پر ایک نقاب سے چہرے چھپے ہوئے تھے۔ علاوہ شاہی جلوس آدیوں کی دورویہ قطار سے گھرا ہوا تھا۔ جو جلوس کے گزرتے وقت زور شور سے چیر زکی آواز بند کر رہے تھے اس حالت میں شاہی جماعت گورنمنٹ ڈاؤس پہنچی۔

کراچی میں مختلف ایڈیٹریوں کا جواب دیتے ہوئے شاہ کا بل سے ہندوستانی صحافیوں کے جھنڈا ہذبات پر اظہار تاثر فرمایا اور کراچی اسٹیڈیو کا شکریہ ادا کیا۔ اس لئے کہ کراچی افغانوں کو محبوب تھا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کی سلطنت میں ہر ایک کے حقوق برابر ہیں۔ ہندوستان اور ہندوستان میں کوئی امتیاز نہیں۔ جہاں تک حقوق کا سوال ہے۔ وہ خود ادر علیہ انھوں ساوا یا حیثیت رکھتے ہیں حضور نے ملاؤں و فخر کا ذکر کیا۔ جو بجائے کسی قوم کا نفع پہنچانے کے لوگوں میں تفریق پیدا کرتے ہیں۔ اور ان کا ہمد ملک کی توہین اور ایک طرح کا بار ہے۔ پارسیوں کے ایڈریس کے سلیڈ میں نے حضور نے فرمایا۔ کہ میں نہیں جانتا کہ آیا افغانستان پریشیا کی نسل سے ہے۔ یا پریشیا افغانستان کی۔ لیکن یہ زمانہ باب اور اولاد کی بحث کا نہیں۔ بلکہ برادرات اور مساویانہ تعلق کا ہے۔ ۱۲ دسمبر ہر کسی شاہ افغانستان نے سوسائٹ کے آج صبح کو "ایر کرائٹ ڈیو" کا سائڈ فرمایا۔ کراچی ایر پورٹ سے فاپس ہو کر ہر کسی نے گورنمنٹ ڈاؤس میں مقامی سرکاری افسران کو فتح پارٹی ڈی۔ اور کشتہ سندھ اور مسٹر پٹن کا ان کی تیز رفتاری اور شاہی پارٹی کے لئے آرام دہ انتظامات پر شکریہ ادا کیا۔ تیسرے پہر کو ہر کسی اور مکہ تحریر محاسبات و ہر ایمان کے بند گاہ کو روانہ ہوئے۔ جہاں سے جہاز نہ ٹیلاہ میں سوار ہو کر جو پہلے سے اس غرض کے لئے نہایت شاندار طریقے پر تیار کیا گیا تھا۔ ہر کسی میں روانہ ہوئے۔ بند گاہ تک دوویہ

ہر جماعت کے آدمیوں کا ہجوم تھا۔ جو زور و شور کے ساتھ چیر زور دے رہے تھے۔ رائل ایئر فورس کے تین آلہ پرواز جہاز کے اوپر پرواز کر رہے تھے۔ جس کے ایک سیلون کو شاہی پارٹی کی مسندرات کے لئے پردہ کے انتظامات کے ساتھ مخصوص کیا گیا تھا۔ آدھے گھنٹے کے بعد دو دو تک جہاز کی سعیت کی۔ اور ڈیڑھ گھنٹے کے بعد آدھے پرواز کے دو اسکواڈرن ساحل کے اور سنڈ لارہ تھے۔ جس وقت جہاز روانہ ہوئی۔ تو انہوں نے جھک کر سلامی ادا کی اور ۳۱۔ ضرب توپ کی سلامی ادا ہوئی۔ بمبئی ۱۲۔ دسمبر۔ ایس۔ ایس سینٹا جس پر شاہ کا بل سوار تھے۔ دو بجے بند گاہ کی طرف آنا ہوا دیکھا گیا۔ حضور نے عرصہ کے بعد ہی آد آئی ایم۔ ایس کلاو (دکنی جہاز) کی سعیت میں سینٹا بند گاہ میں داخل ہوا۔ جہاز کلاو اور کارنیو ایس نے انہیں توپوں کی سلامی سر کی۔ اعلیٰ حضرت کا خیر مقدم ہر کسی نے دل سے کیا۔ اعلیٰ حضرت نے بیڈی ارون اور ایڈی وین سے ملنے ملائے۔ ان کے بعد مکہ اور دیگر خواتین نے ان سے مصافحہ کیا۔ انان لہو گزرتے دایسر کے علاوہ بادشاہ سے ستارے کرایا یا بادشاہ نے اپنے علاوہ گرفت گزرتے کرایا۔ مکہ اور دیگر خواتین نے یورپین لباس پہن رکھا تھا۔ لیکن ان کے چہروں پر نقاب پڑی ہوئی تھی۔ جلوس شاہ تشریف لیا۔ اعلیٰ حضرت ایک چھاپہ شاہی گاڑی میں سوار ہوئے۔ جس میں ان کے ساتھ ہر کسی گورنمنٹ ہر کسی سردار محمد حسین خان اعلیٰ حضرت کراچی اور سر فرانسس ہیلمر سے بیٹھے۔ دو دوسری شاہی گاڑی میں بیڈی ارون کے ہمراہ سوار ہوئے۔ راستہ میں ہر جگہ مختلف لاؤم کے ہجوم نے مسرت آمیز اور غلغلہ انداز نعرے شوق بلند کیے۔ چھٹاؤں کا ایک ہجوم جس نے افغانی علم اٹھایا ہوا تھا۔ پولیس کا حلقہ توڑ کر اعلیٰ حضرت کی گاڑی کے قریب پہنچ گیا۔ یہ ہجوم ڈور سے نعرے لگا رہا تھا۔ مات گورنمنٹ ہال میں سرکاری شاہی ضیافت دی گئی۔ جس میں دایسر کے ہند کی طرف سے گورنمنٹ نے ایڈریس پڑھا۔ اور اس کے جواب میں شاہ کا بل نے فارسی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں ان دوستانہ جذبات پر جو میرے اور میرے ملک کے شوق ہندوستان کی طرف سے ظاہر کیے گئے۔ اور اس خیر مقدم پر جو کیا گیا۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نہایت خوشی سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے عزیز ہمسایہ ہندوستان نے بڑی محبت سے میرا استقبال کیا۔ میرا مقصد سا قیام ہند بڑا آرام دہ تھا۔ میں اس قیام کی یاد اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔ آخر میں آپ نے افغانستان اور برطانیہ عظمیٰ کے اچھے تعلقات کی خواہش کا اظہار کیا۔

بمبئی ۱۰۔ دسمبر بی بی ایڈی آئی ریوے کی پنجاب ایجس پریا نے جو روز جمعہ بمبئی سے روانہ ہوئی تھی۔ بے مثال تیزی سے سفر طے کیا۔ اور ۸۔۵ میل ۱۸ گھنٹے اور ۱۸۔۱۸ منٹ میں ۶۹۳ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے طے کئے۔ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ رفتار صد درجہ کی ہے۔

بمبئی ۱۱۔ دسمبر آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس منعقد ہوا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے مقام انعقاد پر بہت کچھ بحث و مباحثہ ہوا جس میں سر محمد نبال، ڈاکٹر ضیاء الدین، ملک فیروز گلخان لون، مولانا محمد علی، مولانا مشتاق موٹائی، ملک برکت علی اور دیگر اصحاب نے حصہ لیا۔ جب مابین کی گئیں۔ حاکمین میں ۱۳۔ رائیں لاہور میں اور ۱۰۔ کلکتہ میں اجلاس کے حق میں تھیں۔ مگر بذریعہ کئی جو مابین سوموں ہوئیں۔ ان میں جو مابین کلکتہ میں اور ۵۔ لاہور میں اجلاس کے حق میں تھیں۔ جب معاملہ کا فیصلہ سنا گیا۔ کہ مسلم لیگ کا اجلاس کلکتہ میں منعقد ہوگا

تو لاہور میں اجلاس منعقد کرنے کے حامی لیگ کی کانفرنس کے اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ ہمدات کے لئے غیر حاضر نمبروں کی وصول شدہ داؤں میں ۱۹ نمبر آغا خاں کے حق میں تھیں۔ اور ۲۴ نمبر سر محمد شفیع کے پوٹو سر آغا خاں نے سر محمد شفیع کی جگہ صدر بننے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے تبدیل ہمدات کا سول ایسی سپیڈ نہیں ہوا۔

نئی دہلی ۱۳۔ دسمبر۔ سرمایہ خورد ہانڈی کے بیٹے پر دھیس انداز طریقے اور جن کو زیر دفعہ ۱۵۳۔ الف ۱۳ سال قید سخت اور پندرہ سو روپیہ جرمانہ اور پندرہ ستیہ کام جی کو ۱۳ سال قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہو گئی۔ ضمانت کی درخواست پر اپیل کے فیصلہ تک قید محض کا حکم ہوا۔

نئی دہلی ۱۴۔ دسمبر۔ اس خیال سے کہ شاہی کمیشن کے ارکان مرکزی مجلس وضع خواتین ہند میں دایسر کے تقریر اور اہم معاملات پر بحث و تمحیص کے موقع پر شریک ہو سکیں گزار پایا ہے کہ آئینہ اجلاس ماہ جنوری کی بجائے ماہ فروری میں منعقد کر دیا جائے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اجلاس ماہ اپریل تک جاری رہے گا۔

علی گڑھ ۱۲۔ دسمبر۔ ہر کسی یورپی کے طلبہ نے خوراک کی ہانتظامی کے خلاف ہمداتے احتجاج بلند کرتے ہوئے ہڑتال کر دی۔ لیکن ٹیوٹر کل میں ہڑتال روک لی گئی۔

لاہور ۱۲۔ دسمبر۔ آریبل ملک فیروز خاں فون اور ڈاکٹر سر محمد شفیع نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں بیان کیا ہے۔ ۲۰۔ نومبر کی آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے فیصلہ کیا۔ کہ لیگ کا آئینہ اجلاس لاہور میں منعقد ہوگا۔ اور ہمدات کیلئے سر محمد شفیع سے درخواست کی جائے۔ سر محمد شفیع نے ہمدات کے خلاف منظور فرمائی۔ جب کونسل نے یہ فیصلہ صادر کیا۔ تو ڈاکٹر کچھو کچھو نے اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کی صدا بلند کی اور زبانی استفسار داخل کر دیا۔ ہم نے انہیں محالہ پر غور کرنے کیلئے راجب کیا۔ اس کے بعد ہی ڈاکٹر کچھو کی طرف سے ارکان لیگ کو ایک طلا غنامہ موصول ہوا۔ کہ مقام اجلاس اور سنڈ ہمدات کا تصفیہ کرنے کے لئے لیگ کی کونسل کا ایک اور جلسہ منعقد ہوگا۔ یہ جلسہ ۱۱۔ دسمبر کو حکیم اجل خاں کے مکان پر اپنی کے زیر ہمدات منعقد ہوا۔ ڈاکٹر کچھو سے استفسار کیا گیا۔ کہ وہ ان وجوہ کی تشریح کریں۔ جو یہ دوسرا جلسہ کرنے کی محرک ہوئیں انہوں نے فرمایا کہ جو کہ اس کے تین حضرات اور ہنگال کے وہ حضرات نے ایسا کرنے کیلئے کہا تھا۔ اسلئے یہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ ان سے ظنی طور پر یہ استفسار کیا گیا۔ کہ آیا ان پانچ اشخاص کے سوا کسی اور نے بھی ان سے ایسا کرنا کہا تھا۔ کیا تھا۔ اپنے فرمایا۔ کہ نہیں ان سے استفسار کیا گیا۔ کہ آیا ان پانچ حضرات کے خطوط ان کے پاس ہیں تو اپنے منہ میں جواب دیا۔ اور کہا کہ خطوط اسرار سے رکھے ہیں۔ اب یہ دیکھنا چھوہو کا کام ہے۔ کہ آیا وہ ایک فیصلہ کو جسے وہ پسند نہیں کرتے تھے۔ مسترد کرنے کے لئے دوسرے جلسہ کو مدعو کرنے میں حق بجانب تھے یا نہیں۔ اگر سر محمد شفیع کے اس بیان نے جانوں نے اخبارات کو دیا تھا۔ اور جس میں انہوں نے بعض شرطیں کے تحت ہمدات سے استغنی ہو جانے پر رضامندی کا اظہار کیا تھا۔ ان کیلئے کچھ عذر بھی پیدا کر دیا تھا۔ تو انہیں ایک بار اجلاس کے مقام کی تعیین کا مسئلہ مگر گزرتا ناچاہیے تھا۔ اگر نومبر کے فیصلے آخری اور قطعی نہ تھے۔ تو ۱۲۔ دسمبر کے فیصلہ جات بھی قطعی نہیں ہوتے۔ پنجاب اور یورپی کے ارکان کی اکثریت کا یہ خیال ہے۔ کہ ۲۰۔ نومبر کا فیصلہ قائم ہے۔ اور وہ ۱۱۔ دسمبر کا فیصلہ قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ہم ان اشخاص سے جو قوم کے اتحاد اور ہمداد کے خوالاں ہیں۔ التماس کرتے ہیں۔ کہ کونسل کے فیصلہ ۲۰۔ نومبر کے مطابق مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس لاہور میں منعقد کیا جائے اگر یہ خیال ہے

جلسہ لائے کی خوشی میں حیرت انگیز رعایت

آریہ مذہب کی حقیقت - ہندو دھرم کی حقیقت - ست اور پیدیش - ایک آریہ کے چھ سوالوں کا جواب مسلمانوں کے احسان سکھوں پر سکھ اور مسلمان - تفسیر سورہ اخلاص - برکات اسلام - قصیدہ گائے - ہندو دھرم و سورج - سکھ دھرم اور اذان - اذان کا گورکھی ترجمہ - گورکھی زبان ان تیرہ کتابوں کی قیمت - پانچ روپیہ بارہ آنہ - رعایت صرف دو روپیہ چودہ آنہ - ان میں بعض کتابیں بہت تھوڑی تعداد میں رہ گئی ہیں - چند روز تک نایاب ہو جائے گی - ایک ایک کتاب ہندو باہو دات کی دیدہ ریزی کا نتیجہ موقع کو غنیمت سمجھو۔

موتی سمر - جو جملہ اسرار و حکیمانی کے لیے ایک لڑکے کے فریاد پر جانے والے صرف دو روپیہ - اکسیر الہی - جو جملہ جسمانی اور دماغی کمزوریوں کا ایک علاج ہے پانچ روپیہ صرف چار روپیہ - موتی دان - جو جملہ عوارض دندان کا مسلمان علاج ہے - بجائے ایک روپیہ بارہ آنہ - اکسیر معدہ - جو معدہ کی کل بیماریوں کیلئے بمنزلہ تریاق ہے - بجائے دو روپیہ ایک روپیہ دس آنہ - یہ رعایت صرف ایک چھوٹی سی کتاب کا ہے - اگر کتابوں کا سٹاپ بند ہو - تو ایک ہفتہ تک واپس نہ کرے - بشرطیکہ کوئی ورق خراب نہ ہو - اور اگر وہ فائدہ نہ کرے - تو حلیفہ شہادت پر اپنی قیمت واپس لو - اس سے بڑھ کر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے - مخصوص لوٹاک بند نہ فرماد۔

پتہ: پتھر نور انبند نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

سندھ انجمن ننگ کانج سکھ (سندھ) میں قلیل عرصہ میں اور سیر اور سب اور سیر کلاس کی نہایت اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے - آج ہی پرنسپل سے پیکٹس طلب فرمائے۔

ایک احمدی رئیس کو ضرورت ہے

۱- ایک گریجویٹ یا انڈرگریجویٹ ٹیچر کی جس کو اتالیقی و غیرہ محکمات بھی کرنی ہوں گی۔
۲- مضامین انگریزی حساب جنرل نالج و سائنس میں عمدہ جہارت ہو - اخلاق عمدہ ہوں
۳- ایک عالم دین کی جو سلسلہ نظامی میں پوری تعلیم انتہائی پائی ہو - اور قرآن و حدیث کا عمدہ علم ہو۔ اگر بیوی فاضل اور ٹریڈنگ متاہل ہو تو انکو ترجیح دی جائے گی۔
دونوں سائنسوں کی خواہش کے خواہستگاروں کو اپنے سٹیفیکٹ معزز رجسٹرڈ ایجنٹوں کے پاس

افاضل میں جلسہ لائے کے موقع پر شہادت دیکر فائدہ اٹھائیے

قادیان کی تاریخ

قادیان کی نئی آبادی کے ہر دو محلہ جہاں یعنی محلہ دارالرحمت میں قابل فروخت قطععات موجود ہیں - اور اب ایک نیا محلہ بنایا گیا ہے جس کا نام محلہ دارالبرکات ہے جو محلہ دارالرحمت سے جنوب مشرق میں سڑک کھاراکے دو سر طرف واقع ہے۔ ان ہر دو محلہ جہاں قیمت ایک ہی مقرر ہے یعنی برب برب کلاں کے فی مرلہ اور اندر کی طرف ہر طرف ہر طرف سے اسٹیشن کی جو نیر ہے - گواہی تاک اس کے ایک کنال کی پیمائش طول میں پچھتر فٹ اور عرض میں ساٹھ فٹ ہوتی ہے - اور اس کے دو طرف سے راستہ گزرتا ہے چار کنال کھدائی گئے ہیں اور چاروں طرف راستہ ہوگا - نیا محلہ دارالبرکات اس سمت میں واقع ہے جس طرف ریلوے اسٹیشن کی جو نیر ہے - گواہی تاک اس کے متعلق آفری فیصلہ نہیں ہوا ہے مگر بہر حال جہت بہت ہے - خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں - اور روپیہ بھجوانا ہو تو خاکسار کے نام یا محاسب بیت المال کے نام بھجوا یا جائے - یا جلد کے موقع پر اپنے ساتھ لیتے آویں۔

میرزا بشیر احمد قادیان



جلد پندرہواں

اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے
سرسر کے تمام ایشہا ر دینے والوں کو چیلنج کوئی شہادت دینے والا ہے متقابلہ میں اس قسم کی پیشکش

تریاق چشم بستر

کے متعلق ہندوستان بھر کے بہت بڑے خاص ماہر امراض چشم
دسکاری اعلیٰ افسر ایم۔ ڈی۔ ای۔ ایس۔ کا سارٹیفکیٹ (نرس جیلے)

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مرزا حاکم بیگ ساکن گجرات (پنجاب) کے تیار کردہ تریاق چشم
کو میں نے اپنے چند بیماروں پر آزمایا۔ اور اسے آنکھوں کے زخم۔ پانی بہنا۔ اور گگردوں
کے لئے بہت مفید اور موثر پایا۔ اسکے اجزاء امراض چشم کے امراض کے لئے بہت مشہور
ہیں۔ اور ان اجزاء کی مقدار ہر طرح سے صحیح اور ٹھیک نسبت سے ملائی گئی ہے جو
کے تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریقہ کے مطابق صاف اور صحیح
ہے۔

حفظ۔ ایس۔ ایم۔ فاروقی کینٹن۔ ایم۔ ڈی۔ ای۔ ایس۔ او پیٹنٹک سچل سٹا خاص ماہر امراض چشم
نوٹا۔ قیمت تریاق چشم بستر ڈیاچر روپے فی تولہ۔ اور محمولہ ڈاک علاوہ موٹائی ۸ روپے خریدار

مرزا حاکم بیگ احمدی مؤجد تریاق چشم بستر ڈیاچر گڑھی شاہد و صاحب گجرات پنجاب

اگر اللہ تعالیٰ نے حاضری کا موقعہ دیا تو جیب و کلائی کی بہترین
گھڑیاں ہمراہ ہونگی۔ تاہم میں صرف وہی لاسکوٹنگا جبکہ آرڈر
لے کر کچھ رقم بھی ۲۰ روپے تک مل جائیگا۔ ملنے کا وقت آٹھ بجے
بمبار۔ بگ بن الارم علیہ ریٹیم علیہ
" ۲ ہار " " ۹ " " علیہ
" ۳ کلپٹر " " ۹ " " علیہ
جرمنی علیہ

حافظ سخاوت علی احمدی اور پیر احمدیہ صاحبین کی پیشکش

بنانا یا مکان فروخت ہونا

ایک مکان اندرون قصبہ قادیان تقریباً ۸ مرے جس کا
تخمینہ افسر تعمیر نے ۲۶۵۰ روپے موجودہ نرخ کے لحاظ
سے لگایا ہوا ہے۔ اور وہ نظارت ہذا کے ماتحت ہے۔ جس
دوست کو ضرورت ہو۔ وہ پریذیڈنٹ
مجلس منتظمہ قادیان سے براہ راست خط
دکھاتے۔ اس قیمت میں کچھ رعایت
بھی کی جائے گی۔

ناظر امور داخلہ

زین العابدین

تجایق پشاور مشہدی لنگیا و پشاور کلا

ہر قسم کی چوٹی بڑی مشہدی و پشاور لنگیاں مشہدی روڈ
لیڈی سوٹ کے مشہدی قنادیز کلاہ پشاور و بخاری اور
قیمت پر ذیل کے پتہ سے طلب فرمادیں سال پسند آنے پر
کا کفر قیمت واپس دی جاوے گی۔ یا اسکے بدلہ حسب
کو دوسری چیز دی جاوے گی۔

میاں محمد غلام حیدر خان دربار کیم پورہ پشاور

تریاق زعفرانی

امراض ذیل کیلئے ہمہ صفت موصوف ہے۔ اعضا ریشہ کی کمزوری
کے لئے نہایت مفید ہے۔ زبان ہو معده کمزور ہو۔ دماغ کمزور
ہو۔ دل دہراکتا ہو کمزوری جگر کی وجہ بدن میں خون کم ہو۔ رنگت
ہو سر جھکا تا ہو۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہو۔ طاقت کمزور ہو
ہو تو تریاق زعفرانی کا استعمال انشاء اللہ نہایت مفید اور
آرام پہنچانے کا موجب ہو۔ قیمت فی ڈبیرہ ۸ روپے

عبد الرحمن کافانی دو اٹھارہ رحمانی قادیان پنجاب

انجمن خدمت اسلام قادیان

دسمبر ۱۹۲۴ء سے انجمن ہذا کے ریکارڈوں کا سلسلہ پھر سے شروع ہوا
ہے جو دوست ممبر بنا چاہتے ہیں۔ وہ چند سالانہ تین روپے اور درجہ
ایک روپے پیشگی ارسال فرمائیں گذشتہ ممبر صرف چند پیشگی ارسال فرمائیں
گذشتہ ۱۵ ممبروں کی ختم نبوت۔ صداقت صحیح موعود وغیرہ کے متعلق
دکھانے کی سیکڑہ علاوہ محمولہ ڈاک کے حساب سے طلب فرما سکتے ہیں

سیکرٹری انجمن خدمت اسلام قادیان

زندگی کی اصلاح و بہار

پیارے ناظرین آج کل دنیا میں دو افراد مشوکی کی نہیں رہے۔ بڑا
مہربانی ہماری مغرب اچھنی سے بھی کچھ چیزیں منگا کر ملاحظہ فرمائیں
پسند نہ آنے پر اچھنی کو واپس کر سکتے ہیں۔

میرا درجہ اول	میرا درجہ دوم	میرا درجہ اول	میرا درجہ دوم
جدوار خطائی	ست سلاجیت گلگتی	جدوار خطائی	ست سلاجیت گلگتی
زعفران کشمیری خالص	زہرہ سیاہ	زعفران کشمیری خالص	زہرہ سیاہ
بہیدانہ عمدہ	گل بنفشہ غرقی	بہیدانہ عمدہ	گل بنفشہ غرقی
چھلکا عرڈ سبز	اجوائن خلسانی	چھلکا عرڈ سبز	اجوائن خلسانی
خوبک	گل بنفشہ خالص	خوبک	گل بنفشہ خالص
مغز سفید	مغز بادام شیریں	مغز سفید	مغز بادام شیریں
سنبلیلی معنی باکھر	" " " "	سنبلیلی معنی باکھر	" " " "

علاوہ ازیں بہت سی چیزیں اچھنی سے مل سکتی
ہیں۔ تفصیل مندرجہ بالا اشیاء بذریعہ وی پی پارسل روڈ
خدمت ہوں گی۔ محمولہ ڈاک علاوہ ہوگا۔ تاہم ان
کے لئے خاص رعایت و فہرست مختصر مکتبہ

محمد ناصر خان احمدی سیکرٹری کشمیر ہمدانی پوری کشمیر